ناٹک

ستم ہامان و فریب شیطان

مولفہ

جناب حافظ محمد عبد اللہ صاحب زمیندار بلپورہ پروپرائٹر

انڈین امپیریل تھیٹریکل کمپنی

بظل حمایت عالیجناب ستطاب سری سوائی

مہاراج رانا نہال سنگھ لوکندر بہادر

والی ریاست دہولپور سرپرست کمپنی ہذا

سنہ ۱۸۹۱ء

شہر آگرہ

مطبع الہی آگرہ میں باہتمام محمد محبوب خان و محمد حسین خان چھپا

مرتبہ سوم ۱۰۰۰ جلد
قیمت فی جلد ۴ر

فہرست کتب موجودہ شمسی پریس آگرہ محلہ کمبوہ ٹولہ

مولود خواجہ بزرگ معہ [illegible]	گلدستہ کرامات ۶ر	بہار جنت ہر	قصہ حضرت بلال ار
نگین جنت در حالات خواجہ معہ	مجموعہ معجزات ۵ر	ناصر العاشقین ار	قصہ حلیمہ دائی ۸ر
تحفہ معراج معروف نہ	باغ و بہار محمدی ۵ر	میلاد کمل البحر خیر البشر	نور نامہ کلاں .ر
میلاد خیر الانام ۲ر	میلاد محمدی معروف بہ	حدیث قدسی کامل ۹ر	انوار محمدی ۵ر
گلدستہ غفار ۳ر	حصول سرمدی حصہ اول ۲.	کربلا ۸ر	قصہ عورت ڈولہ ار
مولود شریف جدید ۲.	حصۂ دوم ۲ر	کربلا ۸ر	گلستان شہادت ۸ر
مولود شریف شہید ۲.	گلدستہ جنت ۲ر	رسالہ قوالی ہر دو حصۂ ہر	زہرہ بہرام ار
،، جلی قلم ہر	روضہ جنت نوید ا.	میلاد محمدی ہر	فتوحات اسلام ۸ر
مولود شریف بہاریہ ا.	جذبۂ عشق معہ خمسہ قصۂ ر	فیضان عشق ۳ر	قصہ ممتاز ہر
مسدس میلاد نجیب ۲.	حضرت بلال رحمت اللہ	آثار محشر ۳ر	طلسم ہوش ربا
مولود عزیزی ۷	علیہ معجزہ شق القمر .	زاد عقبیٰ ۲ر	،، دوم حصۂ
زیور ایمان ۴	دفتر نعت حصہ اول ہر	روایات بسم اللہ .ر	،، سوم ،،
رحمت الرحیم ۶ر	معجزہ آل نبی .ر	معجزہ انگشتری ۲ر	،، چہارم ،،
مولود سعید ۳ر	معجزہ ہرنی و شیرنی .ر	ظہور قدرت ار	،، پنجم ،،
ذکر الشہادتین ہر	مجموعہ معجزات ۵ر	بوستان رسول ۱۱ر	جلد ششم
جام کوثر عرف آئینہ مغفرت	نجم الضیا ۲ر	نوید بلاغت ۲ر	جلد ہفتم
بہار خلد ۲ر	بہار ولادت معہ گلزار کاپہل ۶ ار	مژدۂ میلاد ار	دیوان گویا ۵ر
فضائل غوثیہ ار	مجموعہ وفات نامہ منظر	صبح ازل شام ابد ۲.	دیوان نیاز ۲ر
اعجاز غوثیہ ۲ر	میلاد سرور انبیا ۵ر	رحلت بتول .ر	کلیات آتش ۸ر
مناقب غوثیہ ۵ر	انتخاب عرشی ۲ر	راحت القلوب ۳ر	دیوان داغ ار
کرامات غوثیہ ا.	قندیل عرش ار	شوکت میلاد ار	دیوان غالب ۴ر
کرامات غوثیہ حصہ دوم و سوم فی حصہ ا.	گلدستہ معراج ار	فضائل میلاد ار	فریاد داغ لکھنوی ۵ر
	باغ رسول ار	مشعر شفاعت ار	

دیباچہ

حمد و نعت کے بعد خیر خواہ خلق اللہ محمد عبد اللہ بن منشی شیخ الٰہی بخش مغفور متوطن چھترا ضلع فتحپور ناظرین حکایات غریب و شائقین قصص عجیب کی خدمت والا درجت مین التماس کرتا ہے کہ مین نے یہ ناٹک مسمیٰ بہ ستم ہامان و فریب سلطان ابتدائے ماہ جنوری ۱۸۸۳ء مین بمقام دھولپور اپنی جماعت موسومہ انڈین امپریل تھیٹریکل کمپنی کے لئے حسب ایماے عالیجناب معلی القاب سری سری مہاراجہ دھراج سری راجہ سوائی رئیس الدولہ سپہدار الملک سرآمد راجہاے ہند سری سوائی مہاراج رانا نہال سنگھ لوکندر بہادر دلیر جنگ جی دیو ایم سی - آئی - ایچ دام اقبالہ و ملکہ والی ریاست دھولپور پیٹرن کمپنی مذکورہ بالا بطرز جدید ترتیب دیا تھا اور درمیان ۱۸۸۸ء مطبع شگوفہ فیض میرٹھ مین طبع کرا کے شایع کیا تھا مگر صرف پانسو جلدین طبع ہوئی تھین جو سب تھوڑے ہی عرصے مین فروخت ہو گیئن لہذا اب طبع ثانی کے واسطے یہ ناٹک پھر دوبارہ ترمیم کیا گیا اور عمدہ طرز پر ترتیب دیا گیا۔

اگرچہ قصۂ ناٹک ہذا قریب قریب ستم ہامان معروف بہ فریب عزازیل پارسیان کے ہے لیکن دونون مین اس قدر فرق شاعری و بیان ہے کہ اگر اوس کو زمین تصور کرین تو یہ آسمان ہے اور اس مین بعض چیزین دیگر شعرا کی طبعزاد بھی لی ہین جو بعد ضروری ترمیم داخل کی ہین۔

یہ ناٹک ناظرین کے حزن دل مین کمی ہوتا ہے اور اس کا معائنہ بادہ نوشی بد عادت کو کھوتا ہے۔ اس ناٹک مین ہر ایک چیز کی دھن تال موسیقی کے اعتبار سے قایم کیا ہے۔

اور کسی ایسی مشہور و معروف چیز کے حوالے سے جو اکثر اوسی دہن تال مین گائی جاتی ہے اوس کا طرز بھی جتا دیا۔ کیون کہ کلام خاص اُپیرا ناٹک مین اوس راگ یا راگنی کا استعمال ہوتا ہے جو متکلم کی حالت موجودہ کی عام موافق و مناسب حال ہوتا ہے مگر عام چیزون کی دہن مین لحاظ وقت ضرور ہے ورنہ ایکٹر کا قصور ہے ۔

مین نے اس ناٹک مین اون خاص پردون کے نمبر ترتیب کو جن سے مولفع ناٹک دکھلائے جاتے ہین بلحاظ اسٹیج قائم کر دیا ہے اون کا شمار ڈراپ سین کی طرف سے کیا ہے اون کے قائم کر دینے سے یہ بڑی سہولیت ہے کہ اثنائے تماشہ مین ایسا وقفہ نہین ہوتا جو بے ضرورت ہے ۔

میری یہ بھی عرض ہے کہ اگر کوئی صاحب اِس کتاب مین کسی قسم کا سہو یا کچھ غلطی پائین تو براہ نوازش مولف کو ضرور مطلع فرمائین تاکہ آیندہ اوسکی اصلاح عمل مین آسکے اور وہ نقص رفع ہو جائے

بمقام شہر میرٹھ
۱۲- فروری ۱۸۸۹ء

محمد عبد اللہ مولف

خلاصہ

قصہ ناٹک

نثر مقفیٰ

پہلا باب

۱ - ملک یمن کا ایک زاہد مسمیٰ بہ ہامان عشق الٰہی مین اپنے اہل وعیال کی خبرگیری چھوڑ دیتا ہے
اور اون کی طلب روزی سے دق ہوکر جنگل کی راہ لیتا ہے اوس کی زوجہ نودینہ اپنے پسر مظفر
و دختر مہرنگار کے بھوکون مرنے پر نہایت غم کہاتی ہے اور اون کو ساتھ لیکر تلاش رزق مین
بحال تباہ جلاوطن ہو جاتی ہے -

۲ - ہامان شوق عبادت مین شش جہت سے اپنی موت نہ آنے کے لئے دست دعا
پہیلاتا ہے جبرئیل فرشتہ آسمان سے نازل ہوکر ہامان کو ہمیشہ یاد حق مین رہنے کی شرط
کے ساتھ مژدۂ قبولیت دعا سناتا ہے شیطان زمین سے نکل آتا ہے اور ہامان کی
قبولیت پر نہایت رشک کہاتا ہے پہر بزور افسون بن مین آگ لگا وہان کا پانی سکھاتا
ہے اور عابد کے بہیس مین بعد حفظ جان شراب پیکر ہامان کو دکہاتا ہے ہامان شراب
سے متنفر ہوکر بوجہہ شدت تشنگی خواستگار موت ہوتا ہے شیطان قبولیت دعا یاد دلاکر اوس
کے ہوش کہوتا ہے ہامان مایوس الموت ہوکر فرط عطش مین شیطان سے شراب چہین
لی جاتا ہے پہر شیطان منجم بنکر ہامان کی قسمت مین شاہی تہا اوس کو اپنا مرید بناتا ہے

۳ - نودبہار اپنے بچون سمیت ایک جنگل مین آتی ہے اور اون کا ہوکون مرنا نہ دیکہہ سکنے کے سبب اونہین وہین سلاکر چہوڑ جاتی ہے مظفر و مہر نگار بیدار ہوکر نہایت گہبرائے ہین اور تلاش مادر مین سمت آبادی جاتے ہین -

۴ - فرخ سیر شاہ یمن حالت بیماری مین بوجہ لاولدی فکر وارث کرتے کرتے سو جاتا ہے شیطان اوسے خواب مین ہامان کو مستحق شاہی سمجہانے آتا ہے شاہ بیدار ہو جاتا ہے اور خجنک وزیر کو حال خواب سناتا ہے وزیر مع اُمرا تلاش ہامان مین جاتا ہے شاہ انتقال فرماتا ہے -

۵ - مظفر و مہر نگار بحال تباہ سر راہ آتے ہین اور بہیک مانگنے کے لئے شاہ یمن کی ڈہوڑہی پر جاتے ہین -

۶ - ہامان کا تخت یمن پر جلوس فرماتا ہے اور مظفر و مہر نگار کو محتاجون مین سے بلوا کر لباس شاہانہ پہنواتا ہے پہر ہامان و شیطان مظفر و مہر نگار سے مے نوشی کے لئے اصرار کرتے ہین دونون بادہ خواری سے انکار کرتے ہین تب ہامان شیطان کے مشورے سے مظفر کو زندان مین قید کرتا ہے اور مہر نگار کو جنگل مین چہڑواتا ہے -

دوسرا باب

۱ - مہر نگار کو ایک ویرانے مین سانپ ڈس جاتا ہے تو شیطان زمین سے نکلکر بہیلا ہو دوائے نوشی کے لئے بہکاتا ہے - مہر نگار اوس کو لاحول پڑہکر بہگاتی ہے اور سانپ کے زہر سے بیہوش ہو جاتی ہے چنگیز تاجر ہمراہی الماس رفیق مع ملازمان وہان آتا ہے اور مہر نگار کو جن کے دئے ہوئے مہرے سے ہوش مین لاکر ہمراہ رفیق اپنے گہر بہجواتا ہے

۲ - الماس رفیق مہر نگار کو اپنے مکان پر لاکر بدکاری کے لئے ستاتا ہے چنگیز تاجر وہان پہونچکر بعد مجروح کرنے رفیق کے مہر نگار کو بہگا لیجاتا ہے - شیطان زمین سے بر آمد ہو

رفیق کو حالت نزع مین شراب پلاتا ہے وہ نیمجان شراب پیتے ہی مر جاتا ہے۔

۳ - چنگیز تاجر مہر نگار کو ایک جنگل مین لاکر اوس سے خواستگار وصل ہوتا ہے اور دو حبشی چورون کے ہاتھ سے اپنی جان کھوتا ہے پھر وہ دونون حبشی مہر نگار کو وصل کے لئے ستاتے ہین اور باہم لڑکر اپنی جانین گنواتے ہین شیطان زمین سے نکل آتا ہے اور اُن دونون سیہ کارون کے منہ مین تھوک جاتا ہے۔

۴ - نودینہ فراق اولاد مین آمادہ خودکشی ہوتی ہے مہر نگار وہان پہونچکر اوس کا رنج و غم کھوتی ہے پھر ہامان مکار کے لئے وہان آتا ہے اور دونون پہچان کر لوا جاتا ہے۔

۵ - ہامان کا مہر نگار و نودینہ سے دوبارہ مے نوشی کے لئے اصرار ہوتا ہے اون پاک ذاتون کو بادہ خواری سے پھر بھی انکار ہوتا ہے ہامان پہلے اون کے قتل پر آمادہ ہوجاتا ہے پھر شیطان کے مشورے سے اون کو بھی زندان مین بھجواتا ہے۔

۶ - شیطان قید خانے کے راستے مین بھی نودینہ و مہر نگار کو مے نوشی کے لئے بھگاتا ہے پھر نودینہ کے لاحول پڑھنے سے بھاگ جاتا ہے۔

۷ - نودینہ و مہر نگار قید خانہ مین آتی ہین اور منظفر سے مل جاتی ہین۔ شیطان وہان بھی پہونچکر تینون کو مے نوشی کے لئے بھکاتا ہے اور اون سے جواب سخت پاتا ہے بعدہ ہامان مع اہل دربار وہان آتا ہے اور منظفر کو مے نوشی کے لئے ستاتا ہے بلکہ خدا سے بھی نہین ڈرتا ہے اور اوسے ہر جگہہ حاضر و ناظر ہونے سے انکار کرتا ہے پھر ہامان منظفر کے قتل پر مستعد ہوجاتا ہے اور ستون زندان شق کر کے ملک الموت نکل آتا ہے ہامان بیجان ہوکر زمین پر گرتا ہے منظفر اوس کا تاج و تخت پاتا ہے نودینہ و مہر نگار خوش ہوکر مبارک باد گاتے ہین اور حاضرین کو ایک غزل متضمن مذمت شراب نصیحتاً سناتے ہین۔

خلاصہ

قصہ ناٹک

منظوم

تھا یمن مین اک بڑا پرہیزگار
نام تھا ہامان اوس کا آشکار

ذکر حق مین روز شب رہتا تھا وہ
مفلسی کے دکھہ سدا سہتا تھا وہ

اسکے گھر والے تھے سب اُس سے خفا
کہتے تھے کچہ رزق کی فکر کر جا

چھوڑ اون کو چلدیا وہ سوئے دشت
عشق مولا نے دکھایا روئے دشت

ایک دن ہامان نے کی یہ دُعا
موت کا مین منہ نہ دیکھون یا خدا

تا قیامت مین اگر یا رب جیون
یاد مین تیری ہی روز و شب رہون

دی فرشتے نے بشارت یہ اوسے
موت آئیگی نہ اے ہامان تجھے

یاد خالق مین ہوے رہنا مدام
ورنہ پھر ہوجائیگی تُر کی تمام

مرتبہ ہامان کو جب یہ ملا
رشک تب شیطان کو اُس سے ہوا

آگ بن مین اوسنے افسون سے لگا
خشک آب اُس دشت کا سب کردیا

پیاس سے مضطر ہوا ہامان جب
لے شراب حاضر ہوا شیطان تب

اور پلائی اوس کو لاکر دام مین
یاد حق بہولا وہ بس ایک جام مین

ہوگیا ہامان شیطان کا مرید
کردیا اوس پاک کو مے نے پلید

پھر ہوا شاہ یمین وہ بادہ خوار
ساتھ شیطان اُسکے تھا لیل و نہار

بچے تھے ہامان کے دو نیک کار
ایک مظفر دوسری مہر نگار

جب گیا تھا باپ اون سے منہ کو موڑ
ماں بھی سو تاہی گئی جنگل مین چھوڑ

وشت سے وہ دونون آدمی مین آ
آئے وہ دربار مین ہامان کے
عمدہ شاہانہ پہنایا سب لباس
بادۂ گلرنگ بہی ان کو پلا
بچون سے ہامان یہ کہنے لگا
بچون نے انکا جب اوس سے کیا
اور لڑکی کو دیا گہر سے نکال
سانپ نے اک روز وان اوسکو ڈسا
آگیا تاجر سے ایک دوست وہان
زہر جن کے بہرے سے اوسکا اوتار
دوست سے اپنے وہ بولا بد گہر
دوست نے پہونچایا اوسکو اپنے گہر
اتنے مین تاجر وہان پر آگیا
اور اُس لڑکی کو اک جنگل مین لا
اتنے مین وہ چور حبشی آئے وان
پہر ہوئے لڑکی پہ دونون مبتلا
کرکے باہم وہ سیہ رو جنگ سخت
بہاگی اوس جنگل سے تب جگر فگار
آیا پہر ہامان وان پہر شکار
اور لگا کہنے کہ یہ پی لو شراب
جب نہ اون دونون نے جام مے پیا
آگئے پہر زندان مین شیطان نابکار
مانتے ہین جب نہین وہ حق پرست

مانگتے تہے بہیک ہر صبح و مسا
باپ نے فوراً اونہین پہچان کے
حضرت شیطان نے کی تب التماس
غم دلون سے انکے تا ہو سب ہوا
لو ہو پیارہ و شراب بے بہا
قید تب لڑکے کو اوس نے کردیا
تہی بہٹکتی وشت مین وہ پر ملال
گر کے بیخود ہو گئی وہ بینوا
ہو گئے دونون ہی اوس پر مہربان
ہوگیا تاجر بدل اوس پہ نثار
اس پری کو جلد پہونچا میرے گہر
اور کرتا تہا وہ اوس پر بد نظر
دوست کو اکدم مین بیدم کردیا
دشمن اوس کی پاک عصمت کا ہوا
ہاتہہ سے اونکے گئی تاجر کی جان
اور لگے آپسمین لڑنے بیحیا
ہو گئے فی النار دونون ایک لخت
اپنی جان سے جا ملی وہ نیک کار
لے گیا اون بیکسون کو کرکے پیار
ورنہ افزون اس سے بہی ہوگا عذاب
قید زندان مین اونہین بہی کردیا
اون کو سمجہاتا ہے بے حد و شمار
آتا ہے ہامان کرنے بندوبست

کہتا ہے بیٹے سے جو تو بادہ خوار
کہتا ہے ہامان ہاں خالق کہاں
تہا ستون اس قید خانہ میں
اس میں بہی کہا ہے خدا ... پٹ گیا
ہوکر عزرائیل نے ... سکار
موج کر لی قبض ... با ہامان کی
الله مظفر ... نت و تاج
نیک ... یب ہوگا نیکی سے نہال

کہتا ہے وہ کرنا تو خوف کردگار
بیٹا کہتا ہے وہ ہے ہر جا عیاں
مار کر لات اوسکو ہامان نے کہا
ڈر کے تب ہامان پیچھے ہٹ گیا
فتح نیکی کا سنایا اشتہار
ہوگئی وہ زخ جگہہ شیطان کی
ہوگیا ملک میں میں اوسکا راج
الله ہو بد کا بدی سے پائمال

اصطلاحات ناٹک

یعنی

چند الفاظ انگریزی کے معنی جو اس کتاب مین مستعمل ہین

ایکٹ	ناٹک کا ایک باب
سین	ایک ایکٹ کا وہ حصہ جسکے واقعات مندرجہ ایک وقت اور ایک مقام پر ظہور مین آئین
ایکٹر	تماشہ کرنے والا
اسٹیج	تماشہ کرنے کا مقام
انٹر	کسی خاص ایکٹر کا اسٹیج مین داخل ہونا۔
ایگزٹ	کسی خاص ایکٹر کا اسٹیج مین سے چلا جانا
ڈراپ سین	وہ پردہ جو ناٹک کے اختتام پر گرتا ہے

تختہ ناٹک

پارٹ

انس مذکر

فرخ سیر	شاہ یمن
سبکتگین	وزیر اعظم شاہ یمن
ہامان	مرد پرہیزگار
مظفر	پسر ہامان
اہلکار	درباری شاہ یمن
چنگیز	تاجر سن رسیدہ
الماس	رفیق چنگیز
پہلا حبشی	چور
دوسرا حبشی	ایضاً

انس مونث

نودیبہ	زوجۂ ہامان
مہرنگار	دختر ہامان
زہرہ	رامشگر

جن

عزازیل	شیطان۔ ابلیس
شیاطین	ذریات شیطان

ملائک

جبرئیل	فرشتہ پیغامبر
عزرائیل	ملک الموت

امیر۔ سردار۔ سپاہی۔ شکاری۔ چوبدار۔ نوکر۔ وغیرہم

مقام

یمن ملک

ستم ہامان و فریب شیطان

پہلا ایکٹ　　پہلا سین

دیوان خانہ - پردہ نمبر (۲)

(ہامان کا دنیا سے دونون طرف سے منہ موڑ کر یاد الٰہی
مین مشغول نظر آنا۔)

غزل - دھن جھنجوٹی - تال سواری

طرز۔ ”ہے سب سے رنگ برنگی ہر کو ہر رنگ مین دیکھا۔“

ہامان

نام ہے تیرا مجھ کو وظیفہ اے خالق ہر بار　　یاد سے تیری مین نہین غافل اکدم بھی نہ نہار
ساجھی نہین تیرا تو کوئی ہے واحد تیری ذات　　دونون جہان کا ایک ہی مالک تو ہے بے تکرار
فکر زن و فرزند نہ مجھکو گھر کا ہے کچھ وہان　　عشق مین تیرے مین تو ہوا ہون دنیا سے بیزار
مجھکو نہین ہے تن کا بھی اپنے اب تو مطلق ہوش　　بادۂ وحدت سے تیری ہر دم رہتا ہون سرشار
رحم کی مجھپر اب تو نظر کر اے میرے رحمٰن　　بخشدے میری ساری خطائین تو تو ہی غفار

(نودینہ زوجۂ ہامان کا مع اپنے پسر مظفر و دختر مہر نگار
کے داخل ہونا۔)

غزلیات - دھن زلہ - تال دادرا

طرز۔ ”چھوڑین گے بیوفا سے نہ اہل وفا عوض۔“

نودینہ

افسوس تجھکو اے میرے شوہر خبر نہین
مطلق بھی حال پر میرے تیری نظر نہین

اطفال خورد سال ہین فاقون سے نیمجان
بے جستجو سے رزق تو مشکل گذر نہین

لیتا جو بال بچون کی اپنے خبر نہو
ایسا تو اس جہان مین کوئی بشر نہین

عابد بھی سیکڑون ہین خدا کی خدائی مین
بے فکر آپ سا کوئی صاحب مگر نہین

روزی کی فکر چاہئے طاعت مین بھی ضرور
نقصان نہین ہے عیب نہین ہے ضرر نہین

ہامان

اے بے خبر تجھے تو کچھ اسکی خبر نہین
دنیا سرا ہے فانی ہے رہنے کا گھر نہین

کل وو دکھا روز حشر خدا کو جواب کیا
کون آج نام اوسکا مین اے زن اگر نہین

روزی رسان ہے رازق مطلق ہر ایک کا
بے رزق کائنات مین کوئی بشر نہین

ہٹ جا یہان سے تا نہ عبادت مین ہو خلل
جز کردگار میری کسی پر نظر نہین

غزلیات - دھن سارنگ - تال دادرا

طرز - ,, تیرے فراق مین ہے بہت بیقرار دل - ,,

مظفر

کچھ اسے جناب قبلہ و کعبہ خبر بھی ہے
الفت ہی کچھ پسر سے کرم کی نظر بھی ہے

فاقہ سے تین روز کے جان آگئی و بال تن
گردن بھی ڈہل رہی خمیدہ کمر بھی ہے

نضل خدا سے عابد و زاہد تو آپ ہین
شفقت کا پر حضور کے دل مین اثر بھی ہے

روزی کی فکر چاہیے خالق کا ذکر بھی
معصوم ہو گئے مرتے ہین کچھ اسکا ڈر بھی ہے

ہامان

تو میرا نور چشم ہے لخت جگر بھی ہے
آرام جان ہے باپ کا نور نظر بھی ہے

لیکن خدا سے اب تو ہماری ہی لو لگی
قربان اوسپہ گھر بھی ہے تجھسا پسر بھی ہے

کیا سمجھے راز خاص کہ بچا ہے تو ابھی
کمسن ہے بے خبر ہے ابھی بے ہنر بھی ہے

مایوس ہو نہ خالق مطلق کے فضل سے
ہے وہ رحیم سب پہ کرم کی نظر بھی ہے

غزلیات - دھن سندھ بھیرویں - تال پشتو

طرز۔ اب لب اولاد سو مجھکو ملانے دیجیے۔

مہر نگار

رحم کر بہر خدا اب باپ مجھ ناچار پر ۔ ہو گئے اب آ بنی ہی میری جان زار پر
رزق سے مجکو عطا ہی عاشق رازق اگر ۔ دے مجھے کپڑا خدا ہے تو اگر ستار پر
سوچ تو دلمین ذرا کیا اس سے خوش ہوگا خدا ۔ مین تو کھانا مانگو تو آمادہ ہو تکرار پر
عاشق بیہودہ ہوتے ہین اگر حق شناس ۔ ترک کر دیتا نہین اپنا کوئی گھر بار پر

ہامان

کیا غرض اوسکو کسی کی ہی جو عاشق یار پر ۔ گل نظر آئے تو دل مائل ہو کیسے خار پر
کہتے ہین عاشق کو دیوانہ تو سب دنیا کے لوگ ۔ لیکن اوسکو کیا غرض جو ہی فدا دلدار پر
جب نظر آتی ہی مجکو جز خدا کے غیر شکل ۔ تھوکتا ہون مین وہین اُس صورت مردار پر
رزق رزق و بق بق تمہاری ہا حق کی ہے محل ۔ اب چلا جنگل کو مین لعنت ہی اس گھر بار پر

(ہامان کا جنگل کی طرف چلا جانا)

غزل۔ سوہنی مانڈ۔ تال دادرا

طرز۔ جمشید کا تو جام فقط تھا جہان نما۔

نودمیہ

اے لاڈلو فلک نے ستایا ہی کیا کرون ۔ غم کا پہاڑ سر پہ گرایا ہے کیا کرون
بکھرا عام فرقت سو بہر تمہارا دکھ ۔ کس کس بلا مین مجکو پھنسایا ہی کیا کرون
یان سے نکل گئے اور کسی ملک کو چلو ۔ دلمین یہ ہی خیال سمایا ہی کیا کرون

مظفر و مہر نگار

ہمکو ہی آسمان نے ستایا ہے کیا کرین ۔ مفلس بلا نصیب بنایا ہے کیا کرین
فاقہ کشی فراق پدر آب کا الم ۔ ظالم نے کس بلا مین پھنسایا ہی کیا کرین
چھوڑ وطن کو والدہ یان سے نکل چلو ۔ بیطرح سر فلک نے اوٹھایا ہی کیا کرین

(نودمیہ کا مع مظفر و مہر نگار جانا)

پہلا ایکٹ - دوسرا اسین

بن - پردہ نمبر (۵-۶)

(ہامان کا عبادت مین مشغول نظر آنا)

غزل - دھن سوہنی - تال پشتو

طرز - "آنکھ کیون پھڑکی -"

ہامان

غرق جو دریاے الفت مین تیرے ہر آن ہے
آشنا اوسکا نہین ہوتا کوئی انسان ہے

بحر عالم مین قدم اس راہ سے جسکا پھرا
کشتی عمر اوسکی غرق سوجۂ طوفان ہے

بند کر یارب تو میرے موت کے چھ راستے
حشر تک تا یاد مین تیری رہون یہ دھیان ہے

آئے پچھم سے نہ پورب سے کبھی میری قضا
اور اوتر سے نہ دکھن سے یہی ارمان ہے

آسمان سے یا زمین سے بھی نہ ظاہر موت ہو
بس یہی یارب تمناے دل ہامان ہے

ہو اگر اے قادر مطلق دعا میری قبول
یاد مین تیری رہون تا حشر یہ ارمان ہے

(جبرئیل فرشتہ کا بادل کے ایک ٹکڑے سے نمودار ہونا)

غزل - دھن بہاگ - تال دادرا

طرز - "پھر غم نکر خدا ہے -"

جبرئیل

مصروف تو جو طاعت حق مین مدام ہو
ورد زبان جو خالق عالم کا نام ہے

اسوقت بحر رحمت خالق ہے موجزن
تجھپر عنایت شہ ہر خاص و عام ہے

مژدہ سنانے آیا ہون تجکو فلک سے یان
مین ایک فرشتہ ہون میرا جبرئیل نام ہے

مانگی دُعا جو تونے وہ مقبول ہوگئی — اللہ کی طرف سے یہ آیا پیام ہے
تا حشر اب نہ آئیگی ہرگز قضا تجھے — یعنی اجل کا دور سے تجکو سلام ہے
لیکن کبھی نہ طاعت معبود مین ہو فرق — ورنہ یہ جان لینا کہ تری تمام ہے
جاتا ہون تجھ سے ہوگئی رخصت سوے فلک — اے مہربان من مرا تجکو سلام ہے

(فرشتے کا غائب ہو جانا ہامان کا شکر خدا بجا لانا)

غزل - دھن کافی - تال قوالی

طرز - "مین تجھ بن ہار مرتا ہون کہان جاؤن کدھر ڈھونڈون"

ہامان

زبان سے شکر ہو سکتا نہین ہرگز ادا تیرا — میرا کیا منہ جو شاکر ہو سکون اے کبریا تیرا
تو وہ شاہ عالم ہے کہ ہین محتاج سب تیرے — وہ فخر قیصر و جم ہو جو ہو جائے گدا تیرا
تیرے رتبے کو کیا جانے کوئی اتنا ہی کافی ہے — کہ ہے کونین سے اعلیٰ خدایا مرتبا تیرا
شمال و شرق کیا ہے جنوب و غرب کیا یارب — ہے چارون سمت جلوہ خالق ارض و سما تیرا

(سیاہی کا چھا جانا شیطان کا زمین سے نکل آنا)

غزل - تحت اللفظ

شیطان

ہامان اور دونون ہے عبادت مین مبتلا — اس بات کا ہے صدمہ مرے قلب پر پڑا
افسوس اسکو رتبہ حاصل ہوا ہے کیا — صد حیف اب یہ ہو گیا مقبول کبریا
ابلیس میرا نام زمانے مین ہے عیان — شیطان بھی کہتی ہے مجھے سب خلقت خدا
ہے کار بد سکھانا مرا کام روز و شب — کرواؤن ہر طرح کی مین انسان سے خطا
دل اسکا پھیرنا مجھے البتہ چاہیے — یاد خدا سے تا کہ ہو غافل یہ پارسا
کچھ مکر حیلہ اور دغابازی سیکھیے — عابد کا بھیس کرکے یہان آ وہین چلا

(شیطان کا زمین مین سمانا سیاہی کا دور ہو جانا)

غزل - دھن دیس - تال پشتو

مرزا۔ "گئی پیاری زہرہ تو ہائے سو مجہے آہا اب یہ خیال ہے۔"

ہامان

ہو حقیقی اونہی لوگونکا جو پہلے مرنے سے مر گئے
رہ حق مین سر کے نثار جان یہان نام اپنا جو کر گئے

نہ بدل ہو دہر پہ مبتلا یہی آج ہو گئی کل فنا
یہان لوگ جیسے نہ رہ سکے ادہر آئے اور ادہر گئے

ہوئی راہ عشق خدا نمے یہان لاکھون خاک اڑا گئے
انہین اتنی بہی نہ رہی خبر کہان آئے اور کدہر گئے

پتہ اسکا کعبہ مین شیخ دین کہین برہمن کہی دیر مین
وسے پوچہو حق تو ہی سب جگہہ اوسی پا بپا اپنے جدہر گئے

تو فدا اوسی پہ ہو اب تو لا سدا جسکی ذات کو ہے بقا
جو تہے بگڑے وہ ہیں پلید سہی اسی عشق مین وہ سنور گئے

(شیطان کا انسان کی شکل مین ملباس پیر بر دانا اور سیاہی جبہ)

غزل۔ تحت اللفظ
شیطان

کچہہ اندنون تو نقشہ ہامان جدا ہی ہے
آجائے میرے دام مین شاید خدا ہی ہے

پہیلاؤن جال مکر کا لادون فریب مین
بدنام میرا نام جہان مین ہوا ہی ہے

شیطان مجکو کہتی ہے سب خلقت خدا
ابلیس کا خطاب بہی حق نے دیا ہی ہے

افسوس کا مقام ہے غیرت کا ہے محل
مقبول بارگاہ خدا ہو چکا ہی ہے

عابد کی شکل بنکے پہنساتا ہون دام مین
یارب ہو خیر عقدہ کا اجل بڑا ہی ہے

دریا کو خشک کرکے جلاتا ہون دشت کو
رشک و حسد سے خانۂ دل تو جلا ہی ہے

فرط عطش مین منہ سے لگا دونگا جام مے
پی لے اگر شراب تو کہٹکا مٹا ہی ہے

(شیطان کا افسون پہونک کر بن مین آگ لگانا اور
شعلون کو دیکہہ دیکہکر بغلین بجانا)

مخمس۔ تحت اللفظ
شیطان

عیب بہی کرنے کو بیشک چاہیئے اچہا ہنر
عقل ہی تو عیب کو تو اپنے کر دکہلا ہنر

ہو گیا سب ختم۔ ہان دیکہو یہ میرا ہنر
اور لگی گرمی بہی بڑہنے کیون ہی یہ کیسا ہنر

دیکھو میں نے عیب کو یان اپنے کرڈالا ہنر

(ہامان کا گرمی سے گھبرانا)

ہامان

پیاس کی شدت سے ہے اسوقت دلکو اضطراب
پانی چشمہ سے پیون تھوڑا تو یہ جائے عذاب

(چشمے کے پاس جاکر)

ہاے اس چشمے کا سارا ہوگیا اب خشک آب
تشنگی کی آگ سے جلتا ہے دل مثل کباب

گرمی بھی پڑنے لگی کس زور سے خانہ خراب

غزلیات - تحت اللفظ

شیطان

ہو ہو نہ جان آئی ہے صدمہ سے پیاس کے
بے طرح جسکے چھوٹ رہے ہین حواس کے

دل مضطرب ہے ماہی بے آب کی طرح
سب دیکھ ڈالے جتنے کہ چشمے تھے پاس کے

فرقت کا روح و تن کو جو کامل یقین ہے
باہم گلے ملے ہین عجب رنج و یاس کے

پانی کا ایک جام پلادے جو اے رفیق
احسان مجھ پہ ہو ترا باہر قیاس کے

ہامان

ذات خداے پاک ہے قابل سپاس کے
احسان سب پہ ہین شہ گردون اساس کے

فرط عطش سے میری بھی حالت تباہ ہے
مین کیا کہون جو مجھ پہ بھی صدمے ہین پیاس کے

آب حیات کی طرح عنقا ہوا ہے آب
چشمے یہ سب بھرے تھے ابھی آہ پاس کے

کہئے تو آپ کون ہین آئے ہین کیون یہان
کیسا کرم ہے حال یہ مجھ بد حواس کے

شیطان

اے مہربان نیک مرے یار غمگسار
اب حال اپنا تجھ سے مین کرتا ہون

مین اک فقیر عابد پرہیزگار ہون
سو جان و دل سے نام خالق کی ہون نثار

صحرا مین تشنگی سے جو بیتاب ہوگیا
یان تک تلاش آب مین آیا تھا خاکسار

پانی ملا نہ مجکو تو پیتا ہون اب یہ جام
تسکین کچھ تو ہوگی پیئے سے اسکی یار

(شیطان کا جیب سے شیشہ نکال کر شراب پینا)

مخمس - تحت اللفظ

ہامان

کیا ہے یہ تھوڑا سا مجکو بھی پلا اے نیک کار
اسکا بدلا حشر مین دیگا تجھے پروردگار
مین بھی بندہ ہون اُسی کا اور ہون پرہیزگار
موت کی ہین سب چھرا ہین بحکم کردگار
دے مجھے للہ تا آئے میرے دل کو قرار

شیطان

جان و دل سے نام پر اللہ کے مین ہون نثار
بات یہ سنکر تری میرا ہوا جی بیقرار
تو خدا کا خاص بندہ ہے بڑا پرہیزگار
چیز یہ قابل ترے ہرگز نہین اے نامدار
جان بچانے کے لئے پیتا ہے مے اب خاکسار

ہامان

ہائے یہ مے ہی تو بس اب آگئی اپنی اجل
جان جائے پر رہ حق سے قدم جائے نہ ٹل
تشنگی کی آگ سے بہتر ہے جو مین جاؤن جل
لیکن اِیدل خواہش بادہ نکر ہرگز سنبھل
ہے تمنا موت دے مجکو خدائے لم یزل

شیطان

اب تجکو موت آئیگی ناداں کس طرح
تو جان بوجھ کر بنا انجان کس طرح
چھ راستے مین بند ہیرا وہیان کسطرح
اللہ کا پھریگا وہ فرمان کس طرح
ہو کر تو نیک بندہ ہے شیطان کس طرح

ہامان

ہی ہاشرم سے تیری مین ناچار ہو گیا
پرہیزگار تھا پہ گنہگار ہو گیا
حالانکہ جیسے سے بھی مین بیزار ہو گیا
پر موت کا تو مجہ سے ہی انکار ہو گیا
تھوڑی شراب دے کہ مین فنار ہو گیا

شیطان

تجکو شراب دینا بڑا ہی عذاب ہے ۔ پرہیزگار کے لئے نہین لائق شراب ہے
مطلق حرام ہے تو بحکم کتاب ہے ۔ پینے سے بڑھ کے اسکا پلانا خراب ہے
وہ کام کر کہ جسمین ہمیشہ ثواب ہے

(ہامان کا شیشہ چھین کر شراب پی جانا شیطان کا اپنی عقلمندی جتانا)

غزل - تحت اللفظ

شیطان

کیون صاحبو مین عقل کا پتلا ہون یا نہین ۔ سچ سچ کہو کہ قہر کی پڑیا ہون یا نہین
دم بھر مین عاقلون کو بناتا ہون بیوقوف ۔ انصاف کیجئے گا کہ دانا ہون یا نہین
نیکون کو اپنے دام مین لاکر فریب سے ۔ دوزخ کی سیر خوب کراتا ہون یا نہین
ہامان ہوا مرید جو میرا تو دیکھنا ۔ شداد کیسا اوسے مین بناتا ہون یا نہین

(شیاطین کا غائبانہ فتحمندی کی دھوم مچانا شیاطین کے غائب ہوتے ہی تاریکی کا دور ہو جانا)

کہروا - دھن زلہ جھنجوٹی - تال کہروا

طرز - "لادے صنوریا یار ہو -"

شیاطین

فتحمندی کی دھوم مچاؤ ۔ فتح پایا بڑی شیطان ہے - فتحمندی کی
شیطان ہے جو بچے وہ ولی ہو ۔ ولی بچنا نہین آسان ہے - فتحمندی کی
نیکی کے دریا مین وہ تو بدی کا ۔ کرتا پیدا طوفان ہے - فتحمندی کی

غزل - دھن دیس - تال قوالی

طرز - "برانڈی مین لذت ہے -"

ہامان

مجھے قسمت نے رکھا آج تک مجنون و دیوانہ ۔ یہ تھا تقدیر کا لکھا مرا جنگل مین غم کھانا

ہوس ہے اب بھی مجھکو دنیا کے مزے لوٹون ۔۔۔ کہین تقدیر سے ملجائے تاج و تخت شاہانہ
نہ دیکھی سیر گلشن کچھ نہ کی آرائش تن کچھ ۔۔۔ بہت حیران ہون مین بھلا یا کیون مجھکو یہ ویرانہ
بُری ہے زندگی میری ہو دولت اگر کچھ بھی ۔۔۔ تو پھر کیا لطف جینے کا ہے بہتر اس سے مر جانا

(شیطان کا بلباس پیر ہو کر آمی مکر آمادہ تدبیر کا چلجانا)

خمسہ ۔ تحت اللفظ

شیطان

ہامان کو مین جال مین اپنے پھنساتا ہون ۔۔۔ چیلا اوسے مین اپنا اسی دم بناتا ہون
شاہی بھی چند روز مین اوسکو دلاتا ہون ۔۔۔ پھر اوس سے کار بد مین کراکے دکھاتا ہون
آخر کو ساتھ لیکے جہنم مین جاتا ہون

غزلیات ۔ تحت اللفظ

شیطان

حضور دان ہون نجومی بھی سب لوگ کہتے ہین ۔۔۔ سلاطین زمانہ قدر کرتے ناز سہتے ہین
لکھا ہے جامۂ قدرت نے جو تقدیر انسان مین ۔۔۔ وہ سب راز نہان پیش نظر بندے کے رہتے ہین
ارے ہامان ذرا دیکھون تری تقدیر کا نقشہ ۔۔۔ پھنسا ہے کس مصیبت مین ترے کیون اشک بہتے ہین

ہامان

کرین کیا عرض حضرت سے مصیبت ہم جو سہتے ہین ۔۔۔ اسی صحرا مین اک مدت سے ہو بیکس پڑے رہتے ہین
غم و رنج و مصیبت سے کلیجا پھٹا جاتا ہے ۔۔۔ نہ یہ آنسو ہین لخت دل آنکھون سے بہتے ہین
بتاؤ تو لکھا خالق نے کیا ہے میری قسمت مین ۔۔۔ بھلا دیکھین تو حضرت کیسی سچی فال کہتے ہین

(شیطان کا ہاتھ دیکھ کر حال تقدیر ہامان بتلانا)

مسدس ۔ تحت اللفظ

شیطان

ہامان سن یہ ہے تری تقدیر مین لکھا ۔۔۔ ہوگا تو بادشاہ کسی ملک کا بڑا
شاہی تجھے ملیگی نہین اسمین شک ذرا ۔۔۔ پائیگا اس گدائی سے اسمین جزا

لیکن یہ چاہیے سمجھے کہ پیر ہوشیار
کوشش سے جسکی پورا ہوے شاہ تیرا کار

ہامان

مرشد کہاں ملیگا مجھے تجھ سا دوسرا — مین ہون مرید اور ہے تو پیر با ملا
شفقت ہو میرے حال پر آپ اب ذرا — داخل تو کرلے اپنے مریدی مین یہ گدا

اے دستگیر ہاتھ مین لے اپنے میرا ہاتھ
شاہی دلا تو چلکے مجھے مین ہون تیرے ساتھ

(دونون کا جانا)

پہلا ایکٹ تیسرا سین

جنگل - پردہ نمبر (۲)

(آنا بچون کے ہمراہ نودینہ دل افگار کا اور بہوک سے بیقرار ہونا مظفر و مہر نگار کا)

لاونی - دُہن سندھڑا - تال چاچر

طرز - "کالی راتری -"

مظفر - مہر نگار - نودینہ

کیسا یہ غضب ہے صد افسوس — سخت رنج و تعب ہے صد افسوس غضب

مظفر

مین بھوکا ہون اے ماں کھلا کچھ کھانا

نودینہ — مجھے تو میسر نہیں ایک دانا
مظفر۔ مہرنگار۔ نودینہ — بخت بد اپنا ہے صد افسوس۔ غضب
مظفر۔ — لبون پہ مری بھوک سے جان آئی
مہرنگار۔ — مرا بھی یہی حال ہے میرے بھائی
نودینہ۔ — خدایا مصیبت یہ کیسی دکھائی
مظفر۔ مہرنگار۔ نودینہ — موت کی اب طلب ہے صد افسوس۔ غضب

گربی۔ دھن برہنس۔ تال چاچر

طرز۔ "جلما بہرت سوری ہلی رت۔"

نودینہ

بچون کے دکھہ سے بہت ہے مجھے غم
روؤن نہ کیون زار زار مین۔ بچون
کہانیکو لاؤنگی آگے تمھارے
سب چھانکر یہ دیار مین
سو جاؤ زانو کے دم بھر سہارے
کچھہ دیر پالون قرار مین۔ بچون
بیٹا ہے میرے کلیجے کا ٹکڑا
کرلون ذرا اسکو پیار مین۔ بچون
بھوکون سے مرتے ہین یہ گلبدن ہائے
کرون ذرا اس کو پیار مین
دیکھون گی کیسے یہ رنج و محن ہائے
چھوڑا انکو ہون اب فرار مین۔ بچون

(مظفر و مہرنگار کا سوجانا)

غزل۔ دھن زلہ غارا۔ تال پشتو

طرز۔ "باغبان نجگو چرا دام۔"

نودینہ

دیکھکر بچون کو مضطر سخت گھبراتی ہون مین
بھوک سے بیتاب انکو پاکے غم کھاتی ہون مین
بے خورش کسطرح ان بچون کی ہوگی زندگی
بھیک مین تو ایک دانہ بھی نہین پاتی ہون مین
ہائے مجھہ بدبخت کو شوہر ہی اک بھولا نہین
موت کو بھی تو نہین صد حیف یاد آتی ہون مین
بھوک سے بچون کا مرنا دیکھا جائے گا نہین
اسلئے سوتا ہی انکو چھوڑکر جاتی ہون مین

تو ہی ان بچون کا اب حافظ ہو اے پروردگار
تازہ آفت انکے سر مجبور یہ لاتی ہون مین

(نودیہ کا بچون کو چہوڑ کر جانا بچون کا بیدار ہو کر گہبرانا)

بیت - تحت اللفظ

مظفر - (آنکہین ملکر) سوا مین بہوک سے اے مان
مہرنگار - (آنکہین ملکر) مجہے کہانا کہلا جلدی
مظفر - (ہر طرف دیکہکر) گئی مان کدہر ہے
مہرنگار - (ہر طرف دیکہکر) خداوندا ملا جلدی

غزل - دہن بہیروین - تال قوالی

طرز - ہائے ہمین تو چہوڑ کے -

مظفر و مہرنگار

ہائے گئی کیا چہوڑ ہمین کوہی جو تہین مان او مادر
پا مین چہالم کیسے پڑا مین سخت پریشان او مادر
چہوڑ گئی افسوس تو سوتا کون ہمین دیگا کہانا
بہوک کی شدت سے تو ہماری جاتی ہے اب جان او مادر
ڈہونڈنے تجہکو آتے ہین اب ہم شہر کی جانب جنگل سے
گو کہ چبہے ہین تلوؤن مین بیحد خار مغیلان او مادر

(دونون کا تلاش مادر مین جانا)

پہلا ایکٹ - چوتہا سین

خوابگاہ - پردہ نمبر (۸)

(شاہ مین کا ماہ انساب بجا رہی ہین جناب مظفر آنا)

غزل - دہن ایمن - تال قوالی

طرز - ناشاد کو شاد کئے شاہ کہے

شاہ یمن

دنیائے بے ثبات کو مطلق بقا نہین — اس بزم کے چراغون مین نور و ضیا نہین
اے رب ذوالجلال تو شاہون کا شاہ ہے — سلطان وہ کونسا ہے جو تیرا گدا نہین
بندے کو آسرا ہے تیری ذات کا فقط — حاجت روائے خلق کوئی دوسرا نہین
لاحق ہے سخت عارضہ حالت بھی ہے زبون — امید زندگی مجھے اب یا خدا نہین

(سو جانا شاہ یمن بیمار کا اور نمودار ہونا ابلیس نابکار کا)

مسدس - تحت اللفظ

شیطان

مین ہون وہ جسنے لاکھون برس کی ہی بندگی — اک عمر اپنی ذکر خدا مین گزار دی
سارے فرشتون مین بھی مری منزلت بڑی — آدم کے سبب سے وہ سب خاک مین ملی
مقبول کبریا تھا سو مردود ہو گیا
طاعت کا کرنا سب مرا بے سود ہو گیا

شیطان کہتے ہین مجھے دنیا مین خاص و عام — لیکن حقیقتاً ہے عزازیل میرا نام
انسان کو دشمنی سے ستانا ہے میرا کام — اوسکی مدد بھی کرتا ہون جو میرا ہو غلام
ہامان کو دلاتا ہون اس شہ کا تخت و تاج
خادم کی اپنے کرتا ہون حاجت روائی آج

(شیطان کا شاہ یمن کو خواب دکھانا اور ہامان کو مستحق شاہی بجانب اللہ جتانا۔)

غزل - تحت اللفظ

شیطان

اے بادشاہ پورا ترا وقت ہو گیا — بیدار خواب سے ہو کہ اب بخت سو گیا

وارد ہے تیرے ملک مین ہامان ایک شخص　　ذکر الٰہ مین وہ رہا کرتا ہے سدا
بلوا لے اسکو ڈھونڈ کے اے شاہ زود تر　　وارث تو تاج و تخت کا اپنے ادھے بنا
ہے تیرے تاج و تخت کا ہامان مستحق　　تجھپر عذاب ہو جو کسی اور کو دیا
جلد اوسکو تخت سونپ اسی مین بھلائی ہے　　تاخیر کرنا حق مین ترے ہے بہت برا

(شاہ یمن کا خواب سے بیدار ہو جانا اور شیطان کی شکل دیکھکر گھبرانا)

مسدس - تحت اللفظ

شاہ یمن

کیسا طلسم آج جہان پر ہے آشکار　　یہ کیا دکھائی دیتا ہے اے میرے کردگار
قدرت کے ہین عجیب ترے نقش اور نگار　　مین اسکو دیکھ خوف سے ہوتا ہون بیقرار
حاضر نہین کوئی ارے تم سب کدھر گئے
مجکو بچاؤ جیتے ہو یا سارے مر گئے

(وزیرون امیرون کا دوڑتے ہوئے آنا)

وزیر اعظم

ارشاد ہو حضور کا کیسا مزاج ہے؟　　مطلوب شے ہے کونسی کیا احتیاج ہے
کچھ دھیان تخت کا ہے نہ کچھ ہوش تاج ہے　　کہئے تو حال کیا تغیر پر آج ہے
جس چیز کی طلب ہو وہ حاضر کرینگے ہم
ورنہ حضور آپ سے پہلے مرین گے ہم

شاہ یمن

آج اے وزیر مجھکو مسرت ہے بیشتر　　پہونچی ہے سمت غیب سے مجکو یہ خوش خبر
یعنی کہ اس جہان سے اب ہے مرا سفر　　بیٹھے گا تخت پر مرے وہ ایک نامور
جس نے کہ عمر ذکر خدا مین گذاری ہے
دنیا کو چھوڑ عاقبت اپنی سنواری ہے

ہاں ہاں اسم پاک ہے اوس نامدار کا — مختار کردو اوس کو مرے کاروبار کا
اوس گل کو لائیان کہ ہے عالم بہار کا — گویا ہے فضل ہم پہ یہ پروردگار کا

بٹھلا کے تخت پر اوسے سب کار سونپ دو
بلبل کی ملکِ گل ہے تو گلزار سونپ دو

ابیات - تحت اللفظ

وزیر اعظم

بجا لائین گے حکم حضرت کا سب — نہین کیا کہ الامر فوق الادب
چلے ہم ابھی فکر یاران مین — نہین دیر تعمیل فرمان مین

(وزیرون امیرون کا جانا شاہ مین کا انتقال کرانا)

پہلا ایکٹ - پانچوان سین

راستہ - پردہ نمبر (۱)

(مظفر و مہر نگار کا پریشان حال آنا)

غزل - دھن پیلو - تال قوالی

طرز - "گئی بینائی آنکھون سے وہ وہ نور نظر دیکھا"

مظفر و مہر نگار

جدہر دیکھو نظر آتا اودہر اللہ ہی اللہ ہے — جہان سب فانی ہے باقی مگر اللہ ہی اللہ ہے
عدو ہو گو فلک اپنا مگر کیا خوف ہے اسکا — سہارا ہم غریبون کے جو تھا اللہ ہی اللہ ہے
تو کہتا ہے مرا میرا یہان کوئی نہین تیرا — ہین بیگانے سب اپنا اے بشر اللہ ہی اللہ ہے
وہی ہے نیک دنیا مین کہ جو اکدم نہین غافل — لبو نپر جلد ہی جل شام و سحر اللہ ہی اللہ ہے

فلک نے یہ ستم توڑا ہمیں ماں باپ سے چھوڑا — نہیں ہم بیکسوں کا کوئی پر اللہ ہی اللہ ہے

رباعی - تحت اللفظ

مہر نگار

اے برادر بتا اس غم کا ٹھکانا ہے کہاں — اپنے بیگانے ہیں سب کوئی یگانا ہے کہاں
لیلیٰ و مجنوں کا قصہ ہے نہایت دردناک — داستاں ہماری پر وہ بھی فسانا ہے کہاں

غزل - تحت اللفظ

مظفر

یہ بات ہے بن پڑے کسے اختیار ہے — تقدیر اولٹی ہو تو ہر اک اولٹا کار ہے
ہم درمیان ماں وصل اس طرح سے ہیں — جیسا کہ کوئی شیر کے منہ میں شکار ہے
بچھڑے ستم جو گزرے نہیں کچھ بھی اونکا غم — پر مجکو رنج تیرا سبب ناگوار ہے

گربا - دھن کا لنگڑا - تال چاچر

طرز - وہ ہار رے سوامی بولو فی واہلا -

مہر نگار

نکرا سے بھائی غم کچھ تو میرا — مجھے تو دکھ ہر دم ہے تیرا - نکر
دونوں نے کل سے کھانا نہیں کھایا — کیسا ہے ہمکو گردش نے گھیرا - نکر
نہیں ہے ہم سا محتاج دنیا میں — نہ گھر رہنے کو ہے نہ ہے ڈیرا - نکر
ہوا ہے آج اس شہر میں سلطان — فقیروں کا ہے اس دم وہاں گھیرا - نکر
لیگی ہمکو خیرات وان بیشک — کریں تم چلکے اوس جا ہی اک پھیرا - نکر

(دونوں کا جانا)

پہلا ایکٹ - چھٹا سین

دربار - پردہ نمبر ۱۱

(جماعت وزرا کا بیٹھے ہوئے انعم تو بہ اڑ نے
رامشگروں کا حاضر نظر آنا غائبانہ ہامان کی
آمد گائی جانا)

غزل آمد - دھن بروا - تال پشتو

طرز - "بام پر میرا چمبر گشت تماشب مہتاب میں"

سب - (غائبانہ)

صاحبو دربار میں اب آمد سلطان ہے
اسم اقدس اوس شہ ذیجاہ کا ہامان ہے
دی ہے خالق نے عبادت کے صلے میں سلطنت
شامل حال اوسکے فضل ایزد سبحان ہے
صف بصف استادہ سب ہو جاؤ اسم با ادب
دیکھ کر تحاجون کو شہ آتا یان اس آن ہے

(ہامان کا لباس شاہی شیطان کے ساتھ
تشریف لاکر تخت سلطنت پر جلوس فرمانا اور
شراب کے ساتھ رامشگروں کا ناچنا گانا)

ٹھمری - دھن بہنس - تال چاچر

طرز - "آج کیسا چلکے رے تورے مکھ پر اوجلا راج"

رامشگران

آج کیسا تابان ہے | تیرے سر پر لعلوں کا تاج | آج
تجھ کو مبارک روز ابد تک | ملک یمن کا راج | آج
تو شمس ہے تو سیارے وزرا | تارے سی ہیں افواج | آج
نیکی و علم ہے خالق کبھی دے | سارے جہان کا راج | آج

غزل - دھن جھنجوٹی تال پشتو

طرز - "جہاں پر شمع ہوتی ہے وہاں پروانہ آتا ہے"

ہامان

جو مجھ سے بیخبر ہین وہ مرا اسرار کیا جانین — زبان سے ہون جو گونگے وہ بھلا گفتار کیا جانین

کسی کو کیا خبر میری کہ ہون مین کون اور کیا ہون — طبیبون کی طبیعت کو بھلا بیمار کیا جانین

مری پہچان اوسکو ہے جسکے دلمین آنکھین ہین — جو اندھے ہون بھلا وہ لذت دیدار کیا جانین

محل نے پال رکھا جو نکو جو خیرات دیتے ہین — وہ مسکینون فقیرون کے بھلا آثار کیا جانین

وہان اک لڑکی اک لڑکا ہے اون بھوکون کو لیے آؤ — اذیت بھوک کی وہ سو دولت پر خوردار کیا جانین

(چوبدار کا جانا)

بلا دو مجکو تم بادہ کہ ہون نیکی پر آمادہ — جنھون نے پی نہین مے اسکے وہ آثار کیا جانین

(چوبدار کا مظفر و مہرنگار کو اپنے ساتھ لانا)

رباعیات ۔ تحت اللفظ

ہامان

ہے رنگ و روپ لڑکو تمہارا بہت بھلا — ماں باپ کا تمہارے بتاؤ ہے نام کیا

قسمت نے کیا نہین یہ مصیبت دکھائی ہے — اے بچو اس گدائی مین تم کو دیا پہنا

مظفر

ہان میرا باپ ہے اک مرد با خدا — کودنیہ نام والدہ میری ہے پارسا

ہمشیر ہے یہ مہرنگار اس فقیر کی — مشہور میرا نام مظفر ہے جابجا

ہامان

شکل اپنے باپ کا ان مین کوئی تبا — ملتی ہے اوس کی شکل کسی شکل سے بلا

کس شکل کا ہے باپ ترا مجھ سے کر بیان — اسوقت حال اوسکا مجھے دے تو سب بتا

مہرنگار

کہتی ہون صاف صاف نہو تا کہین خفا — ملتی ہے تیری شکل مرے باپ سے غرضا

لیکن ہے ایک بات سے تقریر میری بند — ایسا کہان تھا باپ کی تقدیر مین لکھا

غزل ۔ دھن کونسیا ۔ تال پشتو

طرز ۔ "اک پریرو نے ہمین مارا نظارہ مار کر"

ہامان

ہے مقدر جو مرا اوسکی وہی تقدیر ہے
یہی دیکھو تمہارے باپ کی تصویر ہے

شکر اسکا تم کرو وہی ہے اسی نے سلطنت
تم مرید اسکا ہون بیشک میرا بس یہ پیر ہے

اب تمہارے ندودوں کے سر قلم کرونگا مین
پاس میرے یہ پنجہ عیش کی شمشیر ہے

نام ہے ہامان میرا اے مرے لخت جگر
یہ مری بیٹی ہے پیاری جو تری ہمشیر ہے

خلعت شاہانہ اب انکو پنہا کر لاؤ تم
ہے جو خوش تسمیری انکی بھی وہی توقیر ہے

مسدس - تحت اللفظ

شیطان

ہان دونون بیچے ترے نیک کار ہین
دریائے خوبی کے گہر آبدار ہین
میدان حسن کے بھی عجب شہسوار ہین
پر عقل مین وہ خام ہین اور بیقرار ہین
اسواسطے چکھا او نہین لذت شراب کی
صورت نہ دیکھین تا یہ کبھی اضطراب کی

ہامان

قائل سے ہے یہ غلام تو تیرے کمال کا
تو پل مین بدر کرتا ہے بیشک ہلال کا
دنیا مین کب جواب ہے تیرے سوال کا
بیشک تو اونکے ہوگا نگہبان ... زوال کا
جالنر شراب عقل تو پینا ہے دین مین
ہوتا ہے زور پینے سے اسکے یقین مین

(رامشگرون کا شیطان کے اشارے سے
تاچنا گانا)

غزل - دہن پرج کا لنگڑا - تال پشتو

جدھر دور سے آئے تھے ساقی سنکے میخانے کو ہم

رامشگران

کر صفاے قلب حاصل یار پی پی کر شراب
واسطے آئینہ دل کے ہے روشنگر شراب

دیکھنا کیفیت رہے زمین آئینے مین
جام مین جمشید کے پیتا جو اسکندر شراب

ہین جو عالی ہمت انکو میکشی سے عشق ہے
آدمی کی عرش پروازی کو ہے شہپر شراب

میکشی سے زاہدونکو اس سبب انکار ہے
تا نشان پر باطنون کے کھولدے جوہر شراب

کھل ہی جاتی ہے بناوٹ آدمی کی نشہ مین
صاف دکھلا دیتی ہے انسان کا جوہر شراب

خم غلط ہوتا ہے تمکین کا سرور بادہ سے
خون دل پینا پڑے مجکو نہ ہوتے گر شراب

ہون وہ میکش محتسب ہین ہوان تو پہلے حکم دون
دودھ کے بدلے پلاے طفل کو مادر شراب

(مظفر و مہرنگار کا پوشاک بدل کر آنا)

ابیات تحت اللفظ

ہامان

پیارا پسر تو میرا ہے تجھپر ہون مین نثار
پہلے شراب تھوڑی سی فرزند نامدار

پینے سے اسکے فائدے ہوتے ہین بیشمار
پیتے شراب سارے جہانکے ہین شہریار

مظفر

اے باپ مے پلا کے مجھے کیجئے نہ خوار
کرتے ہین آپ کسلئے مجھکو گناہگار

پینے کا اسکے حکم نہین اے بزرگوار
ناراض اسکے پینے سے ہوتا ہے کردگار

مہرنگار

اے باپ آپکو یہ ہوا ہے خیال کیا
طاعت سے بادہ تمپر ہوئی ہے حلال کیا

اسکو حرام کہتا نہین ذوالجلال کیا
ایمان کو نہین ہے کچھ اس سے زوال کیا

ہامان

انسان کو تو ہوتا اسی سے کمال ہے
تمپر ہی ہے حلال یہ جو مجھ پر حلال ہے

حرم کو تو سمجھنے کا یہ چارہ و خیال ہے
پینے سے اسکے ہوتا نہین کچھ زوال ہے

مظفر

جو پیتا ہے اسے وہ دو جہا مین خوار ہوتا ہے
یہان ہوتا ہے بےحرمت وہان فی النار ہوتا ہے

شرابی سے ہر اک انسان بدل بیزار ہوتا ہے	ہر اک انسان تو کیا بیزار خود غفار ہوتا ہے

ہامان

جو پیتا ہے اسے عالم میں وہ سردار ہوتا ہے	جو نادان مواد سے پینے میں اسکے عار ہوتا ہے
اسی سے زندگی کا بسر تر گزارہ ہوتا ہے	بھلا انکار کرکے اس سے تو کیون خوار ہوتا ہے

مہر نگار

اسے پیتے ہین جو وہ ناچتے پھرتے ہیں عالم مین	اگر اوترا نشہ تو رہتے ہین ہر دم اسی غم مین
ہے ہشیار اسکو تو وہ دیوانہ ہو اک دم مین	برا ہی سمجھے مے کو گو بری ہو سلخ جم مین

ہامان

چمن مین گل کھلا دیکھے نہ سے جو بو سو احمق ہے	حسین ہو کر نہ رکھے سر پہ جو گیسو سو احمق ہے
خدا نزدے اوسے خرچے نہ جو اُلّو سو احمق ہے	یونہین مے سے کرے انکار جو بدخو سو احمق ہے

مظفر

اگر گل بدبو کی لیتا ہے جو کوئی بو سو احمق ہے	جو رکھے سر پہ بدصورت کوئی گیسو سو احمق ہے
ہما کو جو کوئی کہنے لگے اُلّو سو احمق ہے	یونہین مے کو سمجھکر بد نہ کرے تو سو احمق ہے

ہامان

خدا کی آفریدہ شے سے پھر جانا کہا کس نے	خراب اوسکی بنائی چیز بتلانا کہا کس نے
بھلا نعمت سے اسکی تم اترانا کہا کس نے	نہ جو سود و زیان سمجھے اوسے دانا کہا کس نے

مہر نگار

خدا نے جنت و دوزخ کو تو پیدا کیا واللہ	مگر ہے اختیار فعل بندون کو دیا واللہ
ملیگی نیک کو جنت سقر بد کی سزا واللہ	ہے بد مانند بوم اور نیک ہے مثل ہما واللہ

شیطان

عاجز ہوا ہے یہ مگر اس کا جواب دو	حکم خدا سوا ہی ہے ہوسکتا کچھ کہو

مظفر

ہوسکتا کچھ نہین کبھی بے حکم کردگار	ہوتا کبھی جھاڑ کا نہین لتا ہے زینہار

شیطان

جو کام چاہتا نہین بندے سے کردگار — بندے سے بھی کہین بھلا ہو سکتا ہی وہ کار

مہرنگار

خالق اگر نہ چاہے تو پھر بندہ کیا کرے — جو چاہے اپنے بندے کے حق مین خدا کرے

شیطان

ایمان کون دیتا ہے کیا اوسکا نام ہے — اور بے ایمان کرنا بھلا کس کا کام ہے

مظفر

ایمان عطا تو بندہ کو کرتا ہے کردگار — اور بے ایمان کرتا ہے شیطان نابکار

شیطان

ایمان جو اپنے بندے کو پروردگار دے — شیطان کی کب یہ تاب ہے جو اوس سے چھین لے

مہرنگار

البتہ اوس خبیث پہ جنت حرام ہے — کیونکر بدی کرے نہین شیطان نام ہے

شیطان

خدا سے بھی زیادہ جب تو ہی شیطان کو طاقت — خدا راحت جسے دے اوسپہ شیطان لاتا ہی آفت

مظفر

نہین استغفراللہ نیک کرتا ہی خدا جس کو — یہ کب ممکن ہے شیطان کے بد کرنے سے بد ہو

مہرنگار

بدی کرنا لکھا جس شخص کی قسمت مین ہوتا ہے — اوسی کی کشت دل مین تخم شر شیطان بوتا ہے

شیطان

نہ یون سمجھو کہ بیناہی لکھا ہے تقدیر مین اپنی — نہ یہ محسوب ہوگا فعل کچھ تقصیر مین اپنی

مظفر

ہوئے ہین تجھ سے گو قائل یہین پر بس نہین بادہ — خدارا اب نہو تکرار یہ سے تو آمادہ

شیطان

سمجھتا ہے اگر تو یہ کہ ہون مین ترے نقصان پر
تو پھر لازم ہی تجکو چل پدر کے حکم و فرمان پر

منظفر

ہمین تو یہ نظر آتا ہی تو شیطان سے بدتر ہے
پدر بھی تیرا ساتھی ہی کہ ایمان اُسکا تجپر ہے

ہامان

ارے او بے ادب کیسی باتین تو سناتا ہے
ہمارے پیر کو شیطان سے بدتر بتاتا ہے
بجالائے یہ حضرت کا ہمارے اب اگر فرمان
تو کر ڈالو نگا تم دونون کو اپنے پیر پہ قربان

مہر نگار

بس بس زبان تھام لو اور آؤ ہوش مین
کس کو سُنا رہے ہو یہ تم باتین جوش مین
نیکی پہ ہم ہین خوف ہمین جان کا نہین
مانین گے حکم ہم کبھی شیطان کا نہین

ہامان

ہین ہین غرور تمکو ہے اس درجہ ہو گیا
اونا بکار و جان لو اب آگئی قضا
دیکھون تمھین بچاتا ہے اب کس طرح خدا
گستاخیون کا اپنی ذرا چکھو تم مزا

(ہامان کا ارادہ قتل منظفر و مہر نگار خنجر اوٹھانا
اور شیطان کا اون کو بچانا)

سدسہ - تحت اللفظ

شیطان

ہامان قتل بچون کا ہرگز نہین روا
جیسا کہون مین ویسا تو اسوقت لا بجا
لڑکی کو کر تو شہر بدر اس مین ہے بھلا
کردے پسر کو قید یہی اسکی ہے سزا

(خود بخود)

ہمارین بہشت مین یہ اگر بارے جائینگے
پھر میرے ساتھ کیسے جہنم مین آئینگے

ابیات - تحت اللفظ

ہامان

اے پیر حکم پر تیرے دل سے نثار ہون — ایسا ہی اب کرونگا کہ خدمت گذار ہون
کروے وزیر جلد مظفر کو قید جا — لڑکی کو تو ابھی کسی جنگل مین چھوڑ آ

(سرداروں کا مظفر و مہر نگار کو پکڑنا)

پہلے ایکٹ کا اختتام پانا ڈراپ سین کا گرایا جانا

دوسرا ایکٹ - پہلا سین

ویرانہ - پردہ نمبر (۶)

(مہر نگار کا بحال زار مضطر و بیقرار لنگڑاتے ہوئے آنا)

غزل - دُھن جوگیا اساوری - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز "نہ پہچانا مجھے راجانے کیسی بیوفائی کی -"

مہر نگار

خدایا تنگ آئی ہون ستم اب اوٹھ نہین سکتا — مرا لاغر ہے تن بار الم اب اوٹھ نہین سکتا
کہاں تک دشت مین بھٹکوں یہین اپنا سر ٹپکوں — ہین چھالے پانو مین آگے قدم اب اٹھ نہین سکتا
کرون تدبیر گو صدہا پر اس سے فائدہ ہے کیا — ہوا تقدیر مین جو کچھ رقم اب اٹھ نہین سکتا

(ایک سانپ کا آنا اور مہر نگار کو ڈس کھانا)

غزل - دُھن کا لنگڑا - تال چاچر

طرز " فدا جسکے اوپر تری جان ہے -"

مہر نگار

بگاڑا تھا کیا مین نے تیرا بتا — ارے موذی تو نے مجھے کیون ڈسا
مصیبت کی ماری مین بیچاری تھی — تجھے رحم آیا نہ مجھ پر ذرا

تیرے زہر نے اب کیا ہے اثر
کوئی دم مین ہوگی مری جان ہوا

(مہر نگار کو تلملانا شیطان کا بلباس مرد بزرگ آنا)

مسدس - تحت اللفظ

شیطان (خود بخود)

دنیا مین مجھ سے جو کرے پرہیز آدمی
ہووے وہ ایسے سیکڑون آزار آدمی
جو آج ہو گیا نہ گرفتار آدمی
وہ کل بچیگا مجھ سے نہ زنہار آدمی
اسکو دوا کے حیلے سے دیکر ابھی شراب
ایمان اسکا کرتا ہون فی الفور مین خراب

(مہر نگار سے)

مارے سے نے تجھکو ستایا ہے اے غریب
سارے بدن پہ زہر چڑھ آیا ہے اے غریب
مجھکو طبیب نے یہ سکھایا ہے اے غریب
مارگزیدہ جس کو کہ پایا ہے اے غریب
فوراً پلائی مے تو وہ آرام ہوگیا
تھوڑی سی تو بھی پی لے ترا کام ہوگیا

مہر نگار

للہ دور کہ یہ نجاست تو مجھ سے اب
للہ اٹھا لے اپنی عنایت تو مجھ سے اب
للہ جتا نہ اپنی لیاقت تو مجھ سے اب
للہ کر نہ ایسی حماقت تو مجھ سے اب
پیتا ہے جو شراب وہ مردود ہوتا ہے
ایمان اسکے پینے سے نابود ہوتا ہے

رباعیات - تحت اللفظ

شیطان

ہوگی کبھی حرام مگر اب تو ہے دوا
بیماری مین دوا کی طرح تو ہے سب روا
جیتے ہی جی تلک یہ حرام و حلال ہے
جاتی رہیگی جان سے ناحق کو بے نوا

مہر نگار

دو دن کی زیست کے لئے ایمان ہو خراب — اس زندگی سے موت دے معبود لم یزل

شیطان

تجھ سا نہ ہوگا دوسرا انسان بیوقوف — دانائی کا سمجھے نہیں کچھ دہیان بیوقوف
اک چلو پانی اوسکو بہا سکتا ہے بھلا — کچھ برگ کاہ تو نہیں ایمان بیوقوف

مہر نگار

تجھ سے ہی شخص کو ارے نادان کہتے ہیں — تجھ سے رہا آدمی کو تو شیطان کہتے ہیں
سنکا نہیں تو تو ہی بتا کیا پہاڑ ہے — دنیا کے لوگ سب کو کہ ایمان کے کہتے ہیں

ابیات - سخت اللفظ

شیطان

ایمان و دین سب یہ بناوٹ کی بات ہے — ہے نیک ذات کوئی نہ کچھ بد صفت ہے

مہر نگار

ہو نیک شکل میری مگر ہیں سب کلام — تجھ کو تو میں سمجھتی ہوں شیطان کا غلام

شیطان

کس کے نصیب ایسے جو شیطان کا ہو غلام — آقا ہو جس کا وہ کوئی بگڑے نہ اوسکا کام

مہر نگار

ہر دم ہمارا دشمن ایمان تو ہی ہے — لاحول تجھ پہ پڑھتی ہوں شیطان تو ہی ہے

(شیطان کا لرز کر دور ہو جانا)

شیطان

افسوس ہاں تو آیا ہے کچھ کر میرا کام — اب اور ہی طرح سے کرونگا اسے تمام

(شیطان کا غائب ہو جانا)

ٹھمری - ذہن جھنجوٹی - تال کہروا

طرز - " کیسے آوے رے گل میرے "

مہر نگار

کیسے پاؤن اب کل اک پل — زہر خبر ہا مین ہو گئی بیکل ۔ کیسے
اس جنگل مین تو ہے والی — کر میری مشکل تو حل ۔ اک پل ۔ کیسے

(مہر نگار ۔ کا بیہوش ہو جانا تاجر کا مع رفیق ملازمان آنا)

لاونی ۔ ٹھمری ولہ بروا ۔ تال قوالی

طرز ۔ " لوز خمی وہ ہے ۔ ہائے ۔ "

سب

سنو کس کی صدا یہ آئی — نہین دیتا ہے کوئی دکھائی
ہمین ایسا دیا ہے سنائی — کوئی دیتا ہے رب کی دہائی
چلو چل کے تو دیکھین بہائی — کرین اوس سے جو ہوی بہلائی

جہول

ہوئی پیاس سے بیدم یہ تو — نہین پانی ملا ہان اِس کو
کہو اس کا علاج اب کیا ہو
ہوئی پانی سے مجبور — کنوان ہے یہان سے دور
سُنو تم بہائی — یہ پیاس سے ہے گہبرائی

غزل ۔ ٹھمری زلہ کافی ۔ تال ندارد

طرز ۔ خدایا شکر ہے تیرا کہ عمر ہے میری لیلی ۔ "

مہر نگار

ڈسا ہے سانپ نے مجکو لبون پر جان آئی ہے — ہیرا اب اس قید ہستی سے کوئی دم مین رہائی ہے
میرے بہائی مظفر کو خبر دینا کوئی جا کر — کہ اب ہمشیر سے تجکو قیامت تک جدائی ہے
گئی دنیا کی سب آفت ملیگی قبر مین راحت — مصیبت ہی سدا اس عمر مین مین نے اٹھائی ہے

غزل ۔ ٹھمری ایمن کلیان ۔ تال چاچر

طرز ۔ " یہ لڑکی تو ہے کوئی آفت کی ماری ۔ "

تاجر

نہین اب مجہے باقی کچہہ شک رہا ہے — کسی سانپ نے اِس پری کو ڈسا ہے
گیا ہے اثر زہر نے اوس کے ایسا — بدن سب زمرد کا تختہ ہوا ہے
مجہے رحم آتا ہے حالت پر اس کی — تڑپتی ہے بیطرح رونے کی جا ہے
بس اب کام آئے گا وہ چین کا مہرہ — جو اک شاہ صاحب نے مجکو دیا ہے
لگاتا ہون گہس کر ابہی اسکے زہ مین — شفا ہوگی فوراً جو حکم خدا ہے

(تاجر کا مہرہ گہس کر لگانا مہر نگار کا ہوش مین آنا)

غزل - دُہن پیلو - تال چاچر

طرز ۔ ’’میلا دل ہے جانباز بیچ پیارا اب تو ۔‘‘

مہر نگار

بڑا آپ نے مجہہ پہ احسان کیا ہے — جزا دیگا خالق فقیرون پہ کیا ہے
یہان تو لبون پر ہی فاقون سے جان — کئی دن سے دانہ نہ پانی ملا ہے
مصیبت مین ڈالا ہی قسمت نے مجکو — عجب بیکسی ہے عجب ماجرا ہے
جو پینے کو آنسو تو کہانے کو غم ہے — فلک شامیانہ زمین بستر اہے
جو موت آئی مجکو تو ہو زندگانی — مگر ہائے مجہہ سے اجل بہی خفا ہے

ابیات - تحت اللفظ

تاجر

اے نازنین رکہون گا اچہی طرح تجہے — خدمت گذار جان سے تو اپنا اب سمجہے

(رفیق سے)

لیجا کے میرے گہر مین ابہی تو اٹہا اسے — بہوکی ہے کہانا اچہی طرح سے کہلا اسے

(تاجر کا مہر نگار کو ہاتہہ پکڑ کر اوٹہانا)

رفیق (خود بخود)

ایجاؤں تیرے گھر اسے مین کس لئے بھلا
ایسی پری کو ہاتھ سے کب کوئی دے بھلا

(رفیق کا مہر نگھڑ کو لیجانا)

ابیات ـ تحت اللفظ

تاجر (خود بخود)

حُسن مین ہی اُس پری پیکر کے عالم نور کا
آنکھہ آہو کی کمر چیتے کی نقشہ حور کا
مین اگر نہ ڈون گیر مجھے اسکو جچ ن سگا اگر
راہ چلتا سیکڑون کا دیگا مجھکو مال وزر

(تاجر کا نوکرون کے ساتھ جانا)

دوسرا ایکٹ ـ دوسرا سین

مکان رفیق ـ پردہ نمبر (۱۰)

(رفیق کا مہر نگھڑ کو ساتھ لیکر آنا اور اوس کو خواہش وصل مین ستانا)

غزل ـ دُھن زنا جھنجوٹی تال دادرا

طرز ـ دل کو ہارے عشق ـ ہا

رفیق

دل جہت سے مجکو صبر اب اور ناز بین نہین
اسے پیاری کر نہ ہر فدا اب سنین نہین
مین سنے حیات جنتی سجھنے مر رہی تہی جو
کیا برا حق ہے تجھہ پہ بچاے مہ جبین سنین
تو کہاجو دل حرا تو ہمی یجان ہا دہ کہ
پہر مجھسا یار تجھکو ملے گا سنین نہین
انکار مجھہ سے کرنے کا باعث تو بتا
کیا مین ہون مالدار سنین یا حسین سنین

غزل ـ دُھن ٹوڑی جونپوری ـ تال چاچر

جہان میں نہیں یار کوئی کسی کا ۔ ۔

مہر نگار

جو تجھ پر نظر بد یہ تیری رہیگی ۔۔۔ تو ہرگز نہ پھر جان میری رہیگی
دکھائیگا منہ کالا کیسے تو اس کو ۔۔۔ قیامت میں جسکی کچہری رہیگی
نہیں تجھکو پروا حسین با غنی کی ۔۔۔ یہ بندی تو خالق کی چیری رہیگی

مسدس ۔ تحت اللفظ

رفیق

انکار وصل تجھکو جو اے بد صفات ہے ۔۔۔ کیا مجھ سے بچ سکیگی بھلا تیری گات ہے
اے جان میرا کہنا ہی اچھی بات ہے ۔۔۔ تیرے لئے ابھی تو نہیں کی "لات" ہے
تابع بھلا مجھے تیرے کرنے میں دیر کیا
شیشہ شراب وصل سے بھرنے میں دیر کیا

مہر نگار

او بے حیا یہ ہوگا نہیں مجھ سے زینہار ۔۔۔ مجھکو چھوا ذرا تو کرونگی ابھی پکار
سنکر جسکو جمع آدمی یاں ہونگے بیشمار ۔۔۔ عزت نہ میری سے نہیں تو ہوگا خوار
جانے دے مجھکو ہے تجھے اللہ کی قسم
دیتی رہونگی تجھکو دعائیں میں دمبدم

ابیات ۔ تحت اللفظ

رفیق

شراب وصل سے تیرے ہوں میں سرخرو سدم ۔۔۔ خوشی ہو تجھ سے ملنے میں نہیں کلفت کچھ غم
مری تیغ محبت کا لگا ہے زخم جو کاری ۔۔۔ اوسی کی میں تجھے مرہم بناتا ہوں لب سے پیاری

دادرا ۔ دھن زلہ غارا ۔ تال دادرا

طرز ۔ مجھ پابندی سے کیسی ہو رہے رہے

مہر نگار

ستمگر چھوڑ دے میری کلائی

ہائے مری مین چھیڑ نہ مجکو — دہوم یہ کیسی مچائی — ستمگر
گر کے تونگی اب نہ بدی کر — طعن کرے گی خدائی — ستمگر
دونگی دعائین تجکو ہر دم — دے جو مجھے تو رہائی — ستمگر
ہاتھ اوٹھا تو مجھ سے ظالم — دیتی ہون رب کی دہائی — ستمگر

ابیات — تحت اللفظ

تاجر

امانت مین خیانت کو روا رکھی ہے تو کیونکر — ستم اے زاغ یہ کیا اس گل گلزار خوبی پر
اسے گھر اپنے بھجوایا تھا مین نے تو یہان لایا — کہا کس جا بتہا رکھنے کو امانت تو کہان لایا

رفیق

اگر ہے دوست میرا تو یہان سے اب چلا جا تو — گل و بلبل کے جھگڑے مین پڑا اے زاغ اصلا تو
یہ ہے نو عمر عورت اور مین بھی نوجوان ظالم — رسیدہ سن ہے تو لایق ہے ترے یہ کہان ظالم

تاجر

تجھے اس سے غرض کیا گو نہین ہے یہ مرے لایق — بچائی اسکی جان مین نے نہ کیون ہو یہ میری شایق
مگر اس موذی و بدکار سے تو بات ای پیاری — مرے ساتھ اب تو چل ہے یہ بڑا بدذات اے پیاری

(تاجر کا عورت کو ہاتھ پکڑ کر لیجانا رفیق کا روکنے کی غرض سے آمادہ کہڑا ہونا)

رفیق

کہان لیکر چلا ہرگز نہ منہ اس سے میں موڑونگا — مرے دم مین ہے جبتک دم نہ اس ہمدم کو چھوڑونگا

تاجر

ترے دم مین نہ رکھون دم تو پھر کیسے نہ چھوڑیگا — کوئی دم مین تو اس ہمدم سے خود منہ اپنا موڑیگا

(خنجر کا ہاتھ مین لیکر)

رباعیات - تحت اللفظ

تاجر

ہاں روک میری ضرب کو اے بانئے جفا — وہ تیر ہے سر پہ کھیل رہی ہے تری قضا
رخت سفر کو باندھ کہ مشتاق ہے سقر — کہتا ہے بوالہوس ادھر اسے چچا

(تاجر کا رفیق کے خنجر مار کر مہرگار کو بھگا لیجانا رفیق کا زخمی ہوکر چلانا)

رفیق

مجروح تو نے ظلم سے ناحق مجھے کیا — مارا ہے بیگناہ کو سمجھے سمجھ خدا
توبھی نہ باغ دہر مین پھولے پھلے کبھی — خار ملال دل مین کھٹکتا رہے سدا

(رفیق کا حالت نزع مین اپنی بداعمالی پر افسوس کرنا)

غزل - دھن جھنجوٹی - تال قوالی

طرز۔ "الٰہی خیر ہو میری" —

رفیق

رہا مین عمر بھر صد حیف نادان — گئی رندی کی بابت ہاتھ سے اب جان
خبر پاتا اگر پہلے سے اسکی — تو کرتا وصل کا ہرگز نہ ارمان
چڑھا کیون سر پہ شیطان ہو سرکے — بُرا مرتے وقت کھویا مین نے ایمان
پلائے کون مجھکو آہ پانی — کہ ہون اب پیاس سے بیحد پریشان

(شیطان کا اصلی صورت مین جام شراب لیکر ظاہر ہونا)

ابیات - تحت اللفظ

شیطان

سنو اے دوست مطلق اب تو مضطر — تری خاطر مرا تیار ہے گھر

(بارہ و پر یعنی دوزخ)

جو ہے یار تجھکو پیاس غالب
تو میرا ہو حریف اب یا کہ طالب
کہ تجھکو جام رنگین مین پلاؤن
پھر اپنے گھر تجھے ساتھ لیجاؤن

(بارزوبہ یعنی جہنم مین)

رفیق

مرید ہون مین ترا جان تو غلام ہے مجھے
پلادے جلدی سے اے پیر اپنا جام مجھے

شیطان

لایا ہون تیرے واسطے مین ساغر شراب
منظور جو شفا ہو تو پی لے اسے شتاب

رفیق

مجھکو تو کچھ بھی عذر نہین اے فلک جناب
اس نیم جان کو جلد پلادیجیے شراب

(شیطان کا رفیق کو شراب پلانا رفیق کا مر جانا)

سین - تحت اللفظ

شیطان (ہنسکر)

کیا ہنسی آتی ہے مجھکو حضرت انسان پر
فعل بد تو ان سے ہو لعنت کرین شیطان پر
ناز کرتے ہین جو بعد اپنے یہ انسان پر
چست کیون ہوتے نہین خالق کے پھر فرمان پر
دیتے ہین ایمان مجھ شیطان کو یہ شوق سے
چلتے ہین دوزخ مین میرے ساتھ کیا کیا ذوق سے

(شیطان کا مفت ہوجانا)

دوسرا ایکٹ - تیسرا سین

گھر اجنبی - پردہ نمبر ..

(شیطان کا نمودار ہونا)

ابیات - تحت اللفظ

شیطان

فریبا اب کوئی کیجے یہان | کہ جاتی رہے جس سے تاجر کیجان
مین تخت جہنم پہ بیٹھون گا جب | تو ایسے مرے ہونگے خدمتین سب

(شیطان کا غائب ہو جانا تاجر کا مع مہر نگار جانا)

رباعیات - تحت اللفظ

تاجر

جنگل مین لایا ہون اے صنم تجھے | لٹاؤن تا کہ سینے سے ہجو و غم تجھے
اس تشنہ کو جلد پلا شربت وصال | تو جسکو چاہتی ہو اسی کی قسم تجھے

مہر نگار

زیبا نہین فقیر پہ ظلم و ستم تجھے | ناحق مجھے نہ چھیڑ خدا کی قسم تجھے
مین ہاتھ جوڑتی ہون دہ پہونچا مرا پکڑ | آفت زدون پہ چاہئے لطف و کرم تجھے

ٹھمری - دھن بلاول - تال قوالی

طرز - ،، کیا سج دہج سے آئی نولی - ،،

تاجر

آ مل مجھے اے سہ پارا مین ہون تیرا شیدا | دل ہی تجھ پر مین نے وارا مین ہون تیرا شیدا
تیری خاطر دوست کی اپنے لی جان مین نے پیاری | عشق نے تیرے جگر مارا مین ہون تیرا شیدا

ٹھمری - دھن زلہ بروا - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - ،، ترچھی چتون بیم پیاری سن ہورا نا ہو مارے - ،،

مہر نگار

دور ہو اے بدکار حرامی ہوگا نہ مجھ سے کام برا - ،، دور ہو

اپنی ہوس کو توڑ ستمگر" ہاتھ مرا نہ موڑ ستمگر
فعل برا تو چھوڑ ستمگر" بد کا ہے انجام برا"

دادرا ۔ دُھن دلیس ۔ تال کہروا

طرز "چاہے سیاں مار ڈالو ۔"

تاجر

دل کا میں ارمان پورا کروں گا — پورا کروں گا جان پورا کروں گا ۔ دل کا
صورت پہ تیری مرتا ہوں جانی — ہر دم تجھے اب گھورا کروں گا ۔ دل کا
چھاتی سے اپنی مجھکو لگا لے — ورنہ جھپٹ کر چورا کروں گا ۔ دل کا

ٹھمری ۔ دھن کافی تال پنجابی ٹھیکہ

طرز "کنجیاجہ ایسی مچا رے"

مہرنگار

د موذی کیوں مجھ کو ستاتا ہے ۔ ارے ہوں میں بیکس ناچار ۔" او موذی
مرتی ہوں خود ہی میں تو مار نہ ظالم — کر تو خوف خدا
او موذی تجھ کو رحم نہیں آتا ہے ۔ ارے ۔ ہوں میں بیکس ناچار ۔ او موذی

دو غزلہ ۔ دھن پرج کا لنگڑا تال دادرا

طرز ۔ "افسوس اس جہان ۔"

تاجر

اقرار وصل کیجئے انکار چھوڑ کر — کیا پائے گا آپ مرے دل کو توڑ کر

مہرنگار

کرتی ہوں عرض آپ سے میں ہاتھ جوڑ کر — گھر جائیے گا وصل کی امید چھوڑ کر

تاجر

ہر بات کا جواب تو دیتی ہے برخلاف — جی تو یہ چاہتا ہے کہ گردن بھنبھوڑ کر

مہرنگار

کہتی ہون صاف صاف ممکن نہین وصال مرجائیگا سر کو جو ہٹ سے پہور کر

تاجر

اس تیغ سے بہاؤنگا مین تیرا خون ابہی انکار جو کریگی ہووَن گو سکوڑ کر

مہرنگار

مظلوم کے ستانے سے ہاتہ آئیگا نہ کچہ کیا تجکو ملیگا سر اپنا بچہاڑ کر

ابیات – تحت اللفظ

تاجر

نہ مانے گی میرا اگر تو کہنا ابہی کاٹ ڈالون گا تیرا گلا

مہرنگار

تو رکہ ظلم ہمپر جو چاہے روا برے کام کا پر نہ رکہ آسرا

(شیطان کا دو حبشی چورون کو ساتہ لیکر آنا اور اشارے سے مہرنگار و تاجر کو دکہانا)

پہلا حبشی چور

ترے پنجے مین کیون ہے یہ گلعذار تجہے شرم آتی نہین نابکار

کہان جائیگا یان سے ہوکر فرار چہری ہوگی یہ تیرے سینے کے پار

(چورون کے ہاتہ سے تاجر کا قتل ہونا۔)

رباعیات – تحت اللفظ

مہرنگار

احسان یہ مجہپر آپنے بے انتہا کیا پنجے سے بدخصال کے مجکو رہا کیا

رخصت کرین جو آپ تو جاؤن کسی طرف تقدیر نے وطن سے تو مجکو جدا کیا

پہلا حبشی چور

رخصت کا ذکر بہول کے لب پر نہ لائیے ہاتین بنا کے مفت نہ جہگڑا بڑہائیے

سمجہا حسین نہ ہمکو ملیگا جہان مین حلبی خرے وصال کے باہم اوڑائیے

دوسرا حبشی چور

سنئے نہ اسکی بات اودہر آپ آئیے — مجکو سے وصال کا ساغر پلائیے
چہرہ تو میرا دیکھئے بالکل ہے چاند سا — میں لائق آپکے ہوں گلے سے لگائیے

غزل - دہن کلیان - تال قوالی

طرز - "نہ رستہ جب گہر میں موت کا ہو"

مہر نگار | پہلا حبشی | مہر نگار | دوسرا حبشی

کلیجا میرا دھڑک رہا ہے | ہمارے تم پر لگے ہیں بھالے | نہیں ہے آل ہی جان قلق سے | پڑے ہیں جینے کا مجکو لالے
بُرا ہی یہ طرح سیر سے ہے جی | فدا ہوں تجھ پر جا تو جی ہے | غرض نہیں ہے کچھ ہی کسی سے | خدا پڑے سے نہ کام والے
نہ توڑ ناحق نہ میرا ہے سنگا | نہ چھوڑ تو ہی مجھے تڑپتا | ارے ستمگر پرے سرک جا | گلے سے جانی ذرا لگا لے
کسی کا اچھا نہیں ستانا | بُرا ہے عاشق کا جی جلانا | بنا تو اسکا ہے کیا ٹھکانا | نگاہ ہی کر تمہیں اپنا سا لے
میں جان دوں یا نہ جو تو نہ پھیرے | چلیگا عاشق ہی ساتھ تیرے | یہ پھیر سینہ پہ ساتھ تیرے | سنبھال دل تو نہیں سنبھالے
جوان مرے گا جو میں نے کوسا | دیا نہ مجھ سے نہ تمنے بوسہ | نہ مجھ سے رکھ اسکا تو بھروسا | ذرا مجھے پاس تو بلا لے
نہ چھیڑ ناحق مجھے ستمگر | نہ پھیر سینہ پہ میرے خنجر | عجب حالت ہے میری شکل | تو اپنا منہ بر مجھے بنا لے

(مہر نگار کا قدم قدم بڑھنا ایک حبشی کا روک کر سنانا)

غزلیات - دہن مالکوس - تال چاچر

طرز - "یہ کر اپنا دے چھوڑ نگار تو"

پہلا حبشی

کہاں جاتی ہے میں تجھ پر مرا — مجھے وصل کا جلد ساغر پلا
میں لائق ہوں تیرے مجھے کر قبول — لگا اپنی چھاتی سے مجکو ذرا

دوسرا حبشی

تو کرتا ہے کیوں اس سے باتیں کھڑا — نہیں تجکو ملنے کی یہ مہ لقا
دل و جان سے میں اسپہ قربان ہوں — کروںگا نہ اک لحظہ اس کو جدا

(حبشی چورون کا کنگھی باندھ کر مہر نگار کو دیکھنا)

ابیات تحت اللفظ

مہر نگار

بیکس کو دیکھ دیکھ نہ دیوانے تم بنو — سمجھو نہ شمع مجکو نہ پروانے تم بنو

پہلا حبشی

عاشق ہوا ہون مین تیری شمع جمال کا — مشتاق جان و دل سے ہوا ہون وصال کا

دوسرا حبشی

دل سے غلام تیرا ہاے جان مین ہوا — ہونے دے صدقے مجکو کہ قربان مین ہوا

مہر نگار (خود بخود)

اِک سے رہا ہوئی تو گرفتار دو سے ہون — مجبور ایک سے تہی تو ناچار دو سے ہون

پہلا حبشی — دوسرا حبشی

سوچتی ہے کیا کہڑی کیون خوش نہین آتا ہون مین — جا نہین آتا ہی خوش تو اسکو تو بہاتا ہون مین

مہر نگار — پہلا حبشی — مہر نگار — دوسرا حبشی

مجکو جانے دو خدارا، کونسی جا ہائے ہائے — مجکو چھوڑو پہر خالق، دل کو کیسے چین آئے

اپنے گھر کی راہ لو تم، تجکو لیجاؤنگا ساتھ — ہائے اللہ مر گئی مین، چھوڑتا ہون کب مین ہاتھ

پہلا حبشی — دوسرا حبشی

چھوڑ دے او بچیا یہ تو ہے دلبر میری — اسکو دلبر جو بنائے کب ہے صورت یہ تری

چھوڑ اسکو ورنہ اپنی جان اتو کھوے گا — اس نتیجہ سے تو دوزخ کو روانہ ہوئے گا

(پہلے حبشی کا تفنگ دکھانا)

چھوڑ اسکو ورنہ تجہپر چھوڑتا ہون تفنگ — دہیان اسکا رکھیگا تو مجھ مین تجہ مین ہوگی جنگ

(تیغ و تفنگ سے باہم لڑکر مرجانا ہر دو نابکار کا اور فرار ہونا مہر نگار کا)

ہائے تو نے اپنی جان دی اور میری جان لی — ہاتھ تو آیا نہ کچھ راہ سقر پہچان لی

(شیطان کا ظاہر ہو کر دونون حبشیون کے منہ پر تھوکنا)

شیطان

تھو تمہارے منہ پہ کتنے خام تھے ایمان کے
اتنی جلدی آگئے پھندے مین تو شیطان کے

آفرین صد آفرین مہرو مظفر آفرین
آجتک تم دونون میرے دام مین آئے نہین

مہر پر تیرے لئے مین پھر بھی پھیلاتا ہون جال
دام مین تو آئے تو ہو جائے سب محنت حلال

(شیطان کا غائب ہو جانا)

دوسرا ایکٹ ۔ چوتھا سین

گھر اویرانہ ۔ پردہ نمبر (۳)

(نودینہ کا بحال خراب داخل ہونا)

غزل ۔ دُھن برنس ۔ تال پشتو

طرز ۔ اگر ہم نے دل صنم کو دیا پھر کسی کو کیا ۔

نودینہ

جیسی کہ مین ہون ایسی نہ ناچار ہو کوئی
مجساند دام غم مین گرفتار ہو کوئی

کیسی ہی آئے مجھ پہ مصیبت ہے اے کریم
تیرے سوا نہ میرا مددگار ہو کوئی

بچے چھٹے چھٹا مرا شوہر ہوئی ذلیل
دنیا مین یا الٰہی نہ یون خوار ہو کوئی

آزار سب سے ہین فقط باقی ہے اجل
اوسکے سوا نہ اب مجھے آزار ہو کوئی

مسدس ۔ تحت اللفظ

نودینہ

وہ کیا جئے کہ رہنے کو جس کے نہو مکان
وہ جی کے کیا کرے جسے راحت نہو اک آن

ہم جی کے کیا کرین کہ مخالف ہے آسمان　　ہم جی کے کیا کرین کہ ہی بیگانہ سب جہان

جینے کو ہم تو موت سے بدتر سمجھتے ہین

مشکل کشا ہم اپنا یہ خنجر سمجھتے ہین

(خنجر سے ارادۂ خودکشی کرنا نورینہ دلگشا کا اور

وار دیکھ کر روکنا اوسکو مہر نگار کا)

ٹھمری۔ دہن بھیروین۔ تال پنجابی ٹھیکہ

طرز۔ "کانہا مرلیا رے اب نہ بجاؤ شام"۔

مہر نگار

اوڑیا کیون تو "　　کھوتی ہے اپنی جان۔ اوڑہیا

مجھ سے تو غمگین ہوگی پھر کیون　　مرنے کا ہے ارمان۔ کھوتی

موت چہ ہے اب سے نہ مرنا　　رکھ تو خدا پر دہیان۔ کھوتی

غزلیات۔ دہن اساوری۔ تال دادرا

طرز۔ "پہلے ہی رامچندر سے بگوان کی قسم"۔

نوردینہ

کرتی ہون تجھ سے اپنی مصیبت مین آشکار　　فرزند ایک میرا مظفر تھا نامدار

دختر بھی میری مہر نگار ایک تھی حسین　　جنگل مین دونون کھو گئے میرے وہ گلعذار

مجھ غمزدہ ضعیفہ کو نوردینہ کہتے ہین　　اولاد کے فراق مین کھوتی ہون جان زار

مہر نگار

قدرت خدا کی ہوگئی فی الحال آشکار　　لڑکی کھڑی ہے سامنے تیرے یہ خاکسار

اب تجکو رنج کچھ نہین کرنا ضرور ہے　　حق نے دکھائی باغ خوشی کی تجھے بہار

نوردینہ

تیرے بغیر تو میری مٹی خراب ہے　　جنگل کی خاک چھانتی پھرتی تھی جان مین

مہر نگار

کس مُنہ سے ترا شکر ادا ہو اے ربِّ ذوالمنن
قدرت مین تیری کسکو ہے امکان دم زدن

مجکو ملا دیا مری مان سے ترے نثار
فرقت کے پھر سبب مجھے نہ دکھانا غم و محن

(نو دینہ کا مہر نگار کو چھاتی سے لگانا اور غزس کا شکار کھیلتے ہوئے ہامان کا شکاریوں کے ساتھ آنا)

انگریزی وزن - دُہن سندھڑا - تال دادرا

طرز ۔ ”اے شمس رو عزیز بیٹے خوشحال ہے۔“

ہامان

چلو بڑھے قدم، کہ یہ عجب شکار ہے
کمان سے تیر کا لگاو تاک وار

ہوا کے گھوڑے پر، یہ رکھیہ تو سوار ہے
کہ ایکدم لیا نہین ذرا کہین قرار - چلو

چھلاوے کی طرح سے وہ ہوا فرار ہے
نکر سکا ارے اوسے کوئی شکار

تھکا یا اوسنے ابتو ہمکو بے شمار ہے
پھر سے پھر بھی ڈھونڈینگے اوسی ہم ایکبار - چلو

(ہامان کا مہر نگار و نو دینہ کو دیکھنا)

ابیات - تحت اللفظ

ہامان

مجھے اپنی بیٹی یہ آئی نظر
ہوا اِسکے غم سے ہرا شق جگر

جو ہمراہ اسکے ہے یہ پیرزن
عجب کیا کہ ہو زوجۂ خستہ تن

اِنھین جلد پہونچاؤ تم میرے پاس
پہنا کر بہت عمدہ شاہی لباس

(ہامان کا ہرکاروں کو حکم دیکر جانا اور نو دینہ کا گھبرانا)

غزل - دُھن برج کا لنگڑا - تال دادرا

طرز ۔ ”ہمیں گیا جینے کا تو چرخ ایسا بیوفا۔“

نو دینہ

کرتا ہے اے فلک کیا ہم پہ ستم نئے نئے — دیتا ہے کس لئے ہمیں رنج و الم نئے نئے
ہمکو نہ آجتک کرلا ایسی ہوئی ہے کب خطا — جسکے عوض مین ہم سدا سہتے ہین غم نئے نئے
کیا تجھے کام تب ان کچھ نہ تھا کام اوسکھڑی — بخت مین جب کیے مرے صدمے نئے نئے
ہم ہی پر اسنرہ گئے ایذا اوٹھانے کیلئے — ہوتے ہین راہی سیکڑون سوئے عدم نئے نئے

غزل - دھن زلہ - تال دادرا

طرز - "کیجیے نہ رنج دل مین وہ لاتے ہین بہول جاکہ ہم"

مہر نگار

صدمے دہر مین سہے تمنے جو ہان نئے نئے — ہونگے نصیب تمکو اب عیش نئے نئے
والدہ وہ تو سہتے پدر انکو گئے جو حکم کر — جالکے تماشہ دیکھو اب روز وہان نئے نئے
جھانے ہین تمنے کوہ و دشت مادر مہربان بہت — رہنے کو اب ملینگے وان باغ و مکان نئے نئے

(سب کا جانا)

دوسرا ایکٹ - پانچوان سین

محل - پردہ نمبر (۷)

(ہامان کا شیطان کے آگے سر جھکاتے ہوئے عاجزی کرتے ہوئے نظر آنا)

غزل - دھن بلاول - تال قوالی

طرز - "کیا سچ دیا ہے آئی تو لیلی دیکھو وہ البیلی"

ہامان

اے مرشد مین ترا دل سے ہون فرمانبردار — میری جان و مال کا بیشک تو ہی ہے مالک مختار
آئی ہے بی بی اور بیٹی میری ایحضرت ایکے ہاں — حکم جو جواب اونکے حق مین لائے بجا وہ تابعدار

عزت جو حضرتکی کرین تو عیش ہے اونکو مدام
ورنہ اونہین پھر قید کرونگین یا ڈالونگا جانسے مار

مسدس - تحت اللفظ

شیطان

جو مجھ سے بادشاہ کا تجھسا وزیر ہو
تو رنج و غم مین کاہیکو کوئی اسیر ہو
تجھسے مرید خاص کا مجھسا جو پیر ہو
پھر کسطرح بھلا نہ تو اہل سریر ہو
سہ سہہ کے غم ضعیف ہوئی زوجہ تیری ہائے
حالت یہ اوسکی مجھ سے بھلا کیسے دیکھی جائے

ہو دو عمر بیہ پیری اگر ہو و نجہان مین
اک جام مین دکھاؤن زمین آسمان مین
کردونگا تیری بیٹی کی بھی اور سا ہین
پر بار بار دلمین یہ کرتا ہون دھیان مین
لڑکی تیری ہٹیلی ہے وہ مانیگی نہین
مجھ پیر باکمال کو پہچانے گی نہین

غزل - دُھن بروا - تال قوالی

طرز - ہا پریت مین تیری کہہ پر ہند ہنے راجکو جو دیا ہے

ہامان

نہ مانے جو تجھ سے رہنما کو تو گھری ہر دم مبتلا ہو
جو فقد اسے پیر تیری جانے زمانہ کی غم سے وہ رہا ہو
کہے جو تو اس ہی ن لائق شراب اپنے کو پلاؤن
ہے تا اپنی بیٹی کو بھی مناؤن کہ تجھ پہ وہ پھر سل فدا ہو
تو کیسی ورائی شکل تیری کہ مبتلا ہوئی ہین آنکھ میری
نہ جو ہے وہ پیارے سے ہو میری نظارہ جو صبح اور سا ہو

زنود بنداد مصر گلزار کا لباس شاہانہ پہنکر آنا

مسدس - تحت اللفظ

ہامان

اے بی بی رنج و غم نے تجھے زار کردیا
گردش نے سب شباب ترا خوار کردیا
کر کے پیر نے سر دار کردیا
افسوس دور سب ہرا گلبار کردیا

بس شکر لنکہ اللہ و سنشہزادی ہو گئی

پچھلی مصیبتوں کی تو بربادی ہو گئی

جیسا کہوں میں تم کو بجا لاؤ ویسا اب
خدمت میں میرے پیر کی حاضر ہو روز و شب
سر کو جھکا مریدی کی اس سے کرو طلب
تا حشر پھر نہ دیکھو کوئی تم غم و تعب

مرشد سے کون ایسا جہان میں دنی افتتاح
اے پیر جلد ان کو پلا دے تو بھر کے جام

(شیطان کا جام شراب شیشے سے بھر کر مہر نگار کی طرف پلانے کیلئے بڑھانا)

رباعیات — تحت اللفظ

مہر نگار

دور کرے اپنا ذرا جام عیاذاً باللہ
ہو گا ہے تو نہ یہ کام عیاذاً باللہ
لیتا ہے بادہ پلا کر تو ہمارا ایمان
کیا ہے شیطان ترا نام عیاذاً باللہ

ہامان (غصہ میں)

اے بدلگام بکتی ہے کیا کر ادب یہاں
منہ زوری اپنی چھوڑ دے گستاخ اب یہاں
نودینہ اپنی بیٹی کو سمجھا دے جلد تو
آئیگا ورنہ جان پہ تیری غضب یہاں

نودینہ

افسوس ہے کہ تو بڑا پرہیزگار تھا
تجکو نہ ذکر حق کے سوا اور کار تھا
تو ہی بیان کر ترے پہلے خیال میں
عابد تھا نیک یا کہ مبتلا بادہ خوار تھا

ہامان

خود ہی خدا ہم ہوں تو پھر کس کی عبادت کیجے
خود کی پوجا کیجے خود کی ہی طاعت کیجے
دل میں آتا ہی کہ اب چھوڑ کر سب کا خیال
رات دن بس اپنے مرشد کی ہی خدمت کیجے

مخمس — تحت اللفظ

مہر نگار

مبتلا مصیبتوں سے کی اللہ کے فرمان میں
پھر کبھی کی مسرت آئی نہیں امکان میں

مرشد ایسا کیجئے قوت جس سے ہو ایمان مین　　تم تو والد پر کرکے پڑ گئے نقصان مین
یہ تو ہے شیطان کوئی صورت انسان مین

ہامان

کبھی تو تمکو آتا نہین ہے خیال کیا　　شاہی سے پہلے ہمپہ ستا رنج وملال کیا
اس نے نہین دیا دکھ الم پہین ٹال کیا　　اس سے ہنین بڑھا مرا جاہ وجلال کیا
خدمت سے آئیگا تم پر زوال کیا

نودمینہ

مطلب نہین ہی ہمکو وہ گو ذوالجلال ہو　　بیکار سب ہے لاکھہ یہ مال ومنال ہو
جسکو نہ کچھہ تمیز حرام وحلال ہو　　مانون گو کہ کیسا ہی اوسمین کمال ہو
سمجھی مین تم تو دونون ہی شیطان خیال ہو

ابیات - تحت اللفظ

ہامان

بس بس زمان ہورزا کا تو پاس چھوڑ دے　　اے بڑھیا ورنہ جینے کی اب آس چھوڑ دے
(ہامان کا غضبناک ہوکر نودمینہ کو زمین پر گرادینا)

مہرنگار

بس بس ہو دور خصلت شیطان چھوڑ دے　　ظالم بد یہ ظلم کا تو دہیان چھوڑ دے

مخمس تحت اللفظ

شیطان

کیون غضبناک اِن پہ اے ہامان ہے　　عقل ناقص اسکی یہ نادان ہے
بہتری کا ان کی تمکو دہیان ہے　　اور پسند اِن دونون کو نقصان ہے
شاید ان کے سر چڑھا شیطان ہے

نودمینہ

سر ہمارے جو چڑھا شیطان ہے　　تو ہی وہ اے راندہ سبحان ہے

ہمکو نیکی سے اگر نقصان ہے — کچھ نہین پروا یہی اب دہیان ہے

صدقے مولا پر ہماری جان ہے

ابیات - تحت اللفظ

ہامان

اے پیر یکسد ہے ہین یہ کیا تیری شان مین — دے حکم تو مین قتل کرون انکو آن مین

شیطان

ہامان انکے قتل سے منہ اپنا موڑ دے — بہتر یہی ہے انکو بہی زندان مین چھوڑ دے

ہامان

فرمان تیرا لاؤن گا آنکھون سے مین بجا — اے اہلکار و جلد کرو ان کو قید جا

(اہلکارون کا مہرنگار و نودینہ کو لیجانا)

نودینہ

ہمکو نہین ہے قید مین رہنے کا غم ذرا — صورت نہ پر تمہاری دکھائے کبھی خدا

(اہلکارون کا مہرنگار و نودینہ کو لیجانا)

شیطان

اکبار پہر بہی جاکے انہین بند مین کرون — ہا مین اگر تو قید سے فوراً رہائی دون

(شیطان کا آنا جانا)

دوسرا ایکٹ - چھٹا سین

راستہ - پردہ نمبر (۱)

(اہلکارون کا نودینہ مہرنگار کو گرفتار کئے ہوئے لانا)

ابیات - تحت اللفظ

مہر نگار

اے ماں ملینگے رہائی سے ہم قید خانے مین | ہونگے سب یہ درد والم قید خانے مین

(شیطان کا آنا)

شیطان

اے اہلکارو ٹھہرو ذرا ان کو روک لو | اب بھی جو ماں جاہین تو فوراً رہائی دو

(اہلکارون کا ٹھہر جانا شیطان کا مہر نگار و نودمینہ کو سمجھانا)

زندان مین جا کے زندگی برباد مت کرو | پژمردہ دل کو تم ارے ناشاد مت کرو

مہر نگار

ناشاد جو ازل سے ہے ہو شاد کس طرح | دشمن ہو باپ تو جئے اولاد کس طرح

شیطان

دشمن تو بیٹی بیٹے کا ہوتا نہین پدر | اولاد اپنی جان کے کھوتا نہین پدر

مہر نگار

کیسا پدر جو بچون کو میخوار کرتا ہے | اولاد اپنی ضد سے گنہگار کرتا ہے

شیطان

پینے سے جو شراب کے انکار کرتے ہین | دنیا مین مفت زندگی وہ خوار کرتے ہین

نودمینہ

دنیا مین بادہ نوشی جو بدکار کرتے ہین | دوزخ مین قصر اپنا وہ تیار کرتے ہین

شیطان

دوزخ ہے اونکو مے سے جو بیزار ہوتے ہین | جنت اونہین ملیگی جو میخوار ہوتے ہین

مہر نگار

میخوار بادہ نوش جو بدکار ہوتے ہین | ایمان و دین کھو کے وہ فی النار ہوتے ہین

شیطان

مے سے نہ دین جائے نہ ایمان دور ہو | بل لو پیو تا کہ غصہ ہاں ماں دور ہو

نوونیہ

تو پاس سے ہمارے ابھی آن دور ہو — لاحول تجھپہ پڑہتی ہون شیطان دور ہو

(شیطان کا لرز کر قدم فرار بڑہانا اہلکارون کا نودینہ دھر گگار کو لیجانا)

دوسرا ایکٹ - ساتوان سین

قید خانہ - پردہ نمبر (۱۲)

(منظفر کا صدمہ ہای زندان سے آہ وزاری کرتے ہوئے نظر آتا)

لاونی دہمن نلہ اساوری - تال قوالی

طرز " سراتباہ حال ہوگیا "

منظفر

مجھے قید کیا بے جرم " یہ غم کیون گر ہے " پدر کو کیا کہئے

(جھول)

یہ جو کرتی ہے بیشک اپنی ہی تقدیر کرتی ہے — مقدر مین اگر غم ہو تو کیا تدبیر کرتی ہے

زمانے کی دورنگی بھی عجب تاثیر کرتی ہے — کبھی کرتی ہی خوش وہ تو کبھی دلگیر کرتی ہے

نیا بدلی یہ دنیا رنگ " سنبھل کر یان رہے " پدر کو کیا کہئے

(جھول)

بھلا اس دور مین کیا کیا ستم ہمنے نہین دیکھا — وہ غم ہے کونسا اتبک جو غم ہمنے نہین دیکھا

مگر دے باپ بیٹے کو الم ہمنے نہین دیکھا — کہین ادیا غضب اپنی قسم ہمنے نہین دیکھا

کیا باپ نے بیجا قید یہ دکھہ کب تک سہے، پدر کو کیا کہئے،

(جہول)

الم کے مدرسہ مین ہم سبق جو لیتے ہین غم کا
نصیحت نجم یہ کرتا ہے بھروسا ہی کیا دم کا
جہان فانی ہے یہان اقبال بہی چمکا تو کیا چمکا
شراب دنیوی کے جام کو ساغر سمجھہ سم کا
نہ وہ لب تک اپنے پائے، الگ اوس سے رہئے، پدر کو کیا کہئے،

(انبکا رہن کا نودینہ و مہر نگار کو گرفتار کیے ہوے لانا
اور ادن دونون کا منظفر سے ملنا)

غزل - دہن کالنگڑا - تال دادرا

طرز - مہمان کو اوٹھاتے ہین بھلا یون کہین گھر سے -

مہر نگار

اے بھائی ہمین سب ترے آرام مجھے تھا
تیرا ہی تصور سحر و شام مجھے تھا

نودینہ

اے بیٹا تجھے سوتا مین چھوڑ آئی تھی جب سے
رونے کے سوا اور نہ کچھہ کام مجھے تھا

منظفر

زندان مین رہنے کا نہ تھا اتنا مجھے غم
جتنا کہ تمہارے لیے آلام مجھے تھا

(شیطان کا آنا)

رباعیات - سخت اللفظ

شیطان

نہ زندان مین کرو تم زندگانی خوار ناحق کو
تمہین نادانون کے نوشی سے ہے انکار ناحق کو
ذرا سی پی لو مے پھر چین محلون مین کرو جاکر
ہمین کرتے ہو اے نادانون کیون بیزار ناحق کو

منظفر

ستاتا ہمکو ہے شیطان تو ہر بار ناحق کو
بھلا کرتا ہے کیون اب ہمسے تو تکرار ناحق کو
پئین گے ہم نہ بادہ گرچہ ہو سے جانکا نقصان
نکر تو بادہ نوشی مین لب اب اصرار ناحق کو

شیطان

نہین جو جانتا نقصان اوسے نادان کہتے ہین
نہ جسکو سود کا ہو دہیان اُسے نادان کہتے ہین

جو ہے ہمسیر مین ہر آن اُسے نادان کہتے ہین
پئے بادہ نہ جو انسان اُسے نادان کہتے ہین

نودینہ

کرے جو دین کا نقصان اوسے شیطان کہتے ہین
نہو ایمان کا جسکو دہیان اوسے شیطان کہتے ہین

جو کرتا ہے بدی ہر آن اُسے شیطان کہتے ہین
جو بادہ پیتا ہے انسان اُسے شیطان کہتے ہین

شیطان

یہ ہے وہ جام جو ہمین دو عالم کا بہلائے غم
اسے اکبار جو پی لے نہ اوسپر کوئی آئے غم

بمثل رنگ خط یہ لوح دل سے مٹائے غم
کرے انکار جو اِس سے وہ صبح و شام کہائے غم

عہر نگار

یہ ہے وہ جام جو ہمین جہنم کی دکہائے راہ
اسے اکبار جو پی لے خدا کی وہ نپائے راہ

بمثل رنگ خط نیکی کی یہ فوراً مٹائے راہ
نہ انکار اس سے ہو جسکو وہ بیشک بہول جائے راہ

شیطان

اسی کو سچ عالم مین دُر نایاب کہتے ہین
اوہنین کب عقل ہے اس دُر کو جو بے آب کہتے ہین

زمین و آسمان کی سیر ہے اک جام مین حاصل
یہ اسے شہزادے پی اسکو شراب ناب کہتے ہین

منظفر

ارے تہو دور ہم اسکو دُر بے آب کہتے ہین
اوہنین کیا عقل جو اسکو دُر نایاب کہتے ہین

سپے اک جام جو ہو خوار بیشک وہ عالم مین
عجب احمق ہین جو اسکو شراب نایاب کہتے ہین

(ہامان کا مسہ دربارپون کے آنا)

داورا دہن کہماج - تال داورا

طرز۔ ،، آج کا متاہو سے یو بانسری بجا کے ،،

ہامان

قیدہ کے ضد سے بیٹے بوجہ کیون اُٹہائیگا
رنج کیون اوٹہائیگا کیا جان ہی گنوائیگا۔ قید

جلدی سے پی لے شراب مان جا تو ۔ دیکھ تجھکو فوراً آ کے عیش منہ دکھائیگا ۔ قید

منظفر

قید رہ کے شوق سے مین درد و غم اوٹھاؤنگا ۔ درد و غم اوٹھاؤنگا مین جانتک گنواؤنگا ۔ قید
جو چاہے مجھ پر عذاب کر تو لیکن ۔ جام نہ چھونگا منہ سے ہی مین جو شرک کرونگا ۔ قید

غزلیات ۔ وہن زلہ سارنگ ۔ تال دادرا

طرز ۔ ۔ یہ چرخ نیلگون گرد غبار سے نہ چھپا ۔

ہامان

یہ باتیں جو بکتے ہو بیہودہ کیا سنو تو سہی ۔ تمہاری آئی ہے شاید قضا سنو تو سہی
ہمارے پیر کی تمپر ہے پیروی واجب ۔ تمہین ہے بخت کب اُنسے وا سنو تو سہی
شراب پی تو منظفر یہ قطرہ تھوڑی سی ۔ نہیں ہے باپ سے جھگڑا بھلا سنو تو سہی

منظفر

پلاتے ہو مجھے تم مئے بھلا سنو تو سہی ۔ یہ چھوڑ دو گمرہی بہر خدا سنو تو سہی
جو پیروی کرے شیطان کی وہ دو عالم مین ۔ خراب ہوگا نہین شک ذرا سنو تو سہی
تمہارا ساتھی ہی شیطان کریگا خوار تمہین ۔ تمہارا مانون مین کیسے کہا سنو تو سہی

ابیات ۔ تحت اللفظ

ہامان

نہ مانیگا جو منظفر تو آج میرا کہا ۔ تو اور اس سے بھی بڑھکر تجھے مین دونگا سزا

منظفر

سزا سے تیری نہین کچھ بھی مجھکو ڈر ظالم ۔ جو آئے دل مین تیرے اب وہ ظلم کر ظالم

ہامان

مرا کہا جو نہ مانے گا اے پسر اب تو ۔ تو آج تیرا اسی جا بہاؤنگا مین لہو

منظفر

شراب مین نہ چھونگا اگرچہ جائے جان ۔ تو قتل کر نہین کھونے کا اپنا مین ایمان

ہامان

شراب پینے سے ایمان ہے کہاں جاتا — خدا نہیں ہے تجھے کچھ دکھنے یہاں آتا

مظفر

خدا تو ہر جگہہ ہر ایک شے میں بستا ہے — اوسی کا نور جہاں دیکھو واں برستا ہے

ہامان

ہے اس ستون میں بھی پروردگار کیا موجود — تری تو ماری گئی عقل اے کہا ہے مردود

مظفر

ضرور اسمیں بھی پروردگار بستا ہے — تری تو عقل پہ سارا زمانہ ہنستا ہے

ہامان

جو اس ستون میں خدا ہے تو تو بلا اوسکو — میں قتل کرتا ہوں آکر بچائے وہ تجھکو

(مظفر کے قتل پر آمادہ ہونا ہامان کا اور ستون زندان شق ہوکر نمودار ہونا ملک الموت ذیشان کا)

ملک الموت

ستون سے ہوا دیکھ میں آشکار — اسی طور ہر جا ہے پروردگار

(شیطان کا غائب ہو جانا)

فنا جلد ہو دیکھ منہ میرا — کہ دوزخ کو ہے انتظار اب ترا
تجھے موت آتی نہ ہرگز کبھی — مگر تو تو خالق کو بھولا ابھی
ملی سلطنت تیری اس طفل کو — بس اب جلد تو یاں سے فی النار ہو
جہنم کی شاہی مبارک تجھے — ہمیشہ تباہی مبارک تجھے

(ہامان کو ہیجان ہوکر زمین پر گر جانا اور اہلکاروں کا مظفر کو تاج شاہی پہنا کر مبارکباد گانا)

مبارک باد ہو مسند یہ دولت تاج شاہی تو

طرز۔ مدد ہو حق بدبین سے شان حق کی ہے بجلی

سب اہلکار

ہووے تجھے مبارک آج فوج و خزانہ تخت و تاج — عدل سے کر ہمیشہ راج ملک میں کالے تو باج

ہے وہ بری بلا شراب نیکونکو جو کری خراب — اور ہو باعث عذاب اوسکی سے ہے احتیاج

ہو تو یہی تماشہ ایک میری غرض ہی او لیک — ہووے ہدایت اس سے نیک کا مٹاوے بد رواج

(سب ایکٹروں کا صف باندھ کر کھڑا ہو جانا اور انا نیان جلسہ کا نتیجہ ناٹک سنانا)

نتیجہ ناٹک - ٹھمری زلہ - تال دادرا

طرز - ہو جگ مین کوئی گل تو کیا اسمین بو بھی چاہیے -

سب ایکٹر

صاحبو نیکی سے ہوا شاہ میں مظفر آج — اور بدی سے اوسکا باپ مٹ گیا تھا جو تھا راج

ہے یہ شراب ایسی شے نیکونکو بھی جو بد کرے — اسکی طلب خراب ہے اسکی بری ہے احتیاج

دیکھو جو بادشاہ تھا مے نے دیا اُسے مٹا — اور جو اوس سے بچ رہا اوسکو ملا ہے تخت و تاج

دیکھو کہ جسنے مے نہ پی اوسکو خدا نے شاہی دی — جسکو نہ بھیک ملتی تھی لیگا وہ ملک کا خراج

حافظ امین نے اسلئے چند تماشہ لکھدئے — جاوے بدی زمانے سے نیکی کا ہو فزون رواج

(کھیل کا اختتام پانا ڈراپ سین کا گرا جانا)

اشتہار

ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ اس کتاب کا حق طبع جناب حافظ محمد عبد اللہ صاحب مولف پیرو جیاسٹر انڈین امپریل تھیٹرکل کمپنی نے ہمیشہ کے لئے اس مطبع الٰہی کو ہبہ کیا ہے جو ہم نے حسب منشائے قانون بست و پنجم سنہ ۱۸۶۷ء داخل رجسٹر سرکار انگلشیہ کرا دیا ہے لہذا کوئی صاحب میری تحریری اجازت حاصل کئے بغیر اس ناٹک کے چھاپنے یا چھپوانے کا قصد نہ فرماویں جسقدر جلدیں مطلوب ہوں میرے پاس سے بار سال قیمت مقررہ منگوالیں

المشتہر محمد خیبو خان و محمد حسین خان مالک مطبع الٰہی محلہ کھو ٹولہ آگرہ

فریاد داغ فرخ آبادی ۴ر	بہرام گور ار	نوشیروان نامہ	جورو نامہ ۱۰ر	دوشیزہ لڑکی عہ
مذاق عشق " ۶ر	نل دمن ار	کامل [illegible]	باغ و بہار ۳ر	البیلی جوگن ۱۲ر
جنگ نامہ محمد حنیف ۱۲ر	چنبیلی بھٹیاری ار	گلشن جانفزا ۴ر	ملک عزیز ورجنا [illegible]	بنگالی بنیا ۸ر
حاتم طائی ۴ر	داستان امیر حمزہ عہ	واسوخت امانت ار	حسن انجلینا عہ	دغاباز ۱۲ر
جام سرشار عہ	دیوان سودا ۶ر	**چیدہ ناول**	ایوب رام بازی [illegible]	وفا کی دیوی ۱۲ر
کوچک نامہ عہ	دیوان ناسخ ۱۰ر	نشتر عہ	سنضور و موہنا [illegible]	وفادار معشوقہ [illegible]
دیوان حسین ۲ر	دیوان مومن ۴ر	تارا کامل [illegible]	شہید وفا ۴ر	محبوبہ لندن [illegible]
دیوان مہر عہ	دیوان عابد ۴ر	چاک گریبان [illegible]	ورگیش نندنی عہ	نئی دلہن ۴ر
دیوان امیر مینائی ۳ر	نفوس محروم ۲ر	عقد الجواہر عہ	دلکش ہر دو حصہ کامل	سپاہی کی دلہن عہ
دیوان عالم ۴ر	دیوان غنی ۶ر	فریب محبت ۱۲ر	دلچسپ ہر دو حصہ [illegible]	ڈاکو کی دلہن عہ
دیوان جرأت ۱۲ر	دیوان حافظ ۴ر	ترچھی نظر کامل [illegible]	راجہ صادق کی	جلسانہ [illegible]
دیوان لطف ۳ر	دیوان واسوخت ار	جذب دل ۱۰ر	شادی ۱۰ر	محبت کی پتلی عہ
دیوان ادیب عہ	واسوخت قلق ار	عصمت ۸ر	ڈاکو دلہن ۱۲ر	یوسف دل کا ۱۲ر
دیوان غریب عہ	" طاہر خورد ار	شہید ناز کامل [illegible]	رنگ چمن اول ۲ر	نازنین ۶ر
آفتاب داغ ۱۲ر	" کلاں ۳ر	نور الفت [illegible]	" حصہ دوم ۲ر	پارس کا ٹکڑا ۶ر
گلزار داغ عہ	" جرب ار	زبردستی کا خون ار	روح سخن حصہ	امید وصال ۸ر
دیوان عاشق دہلوی عہ	" امیر ۳ر	قزاق کی بیٹی ۸ر	اول مصنف شیدا	وفائے دلبر عہ
دیوان سیوم ۸ر	" حکیم ۱۰ر	خوبی قسمت [illegible]	فرخ آبادی ار	ہیرے کی کنی ۱۲ر
دیوان ظفر ۴ر	" مومن ار	جنت الفردوس ۱۲ر	خانہ غم ۶ر	ایران کا شہزادہ عہ
دیوان غالب ۴ر	ہجر امانت	حسرت وصل ۶ر	سرمہ بصیرت ۱۲ر	سونے کی چڑیا ۸ر
کلیات سیر شکوہ آبادی للعہ	اگر گل ۲ر	قصہ تاج کامیابی	کرشمہ الفت عہ	توران کا ببول ۸ر
گل و صنوبر ار	وفات نامہ ار	لوح سلیمانی [illegible]	پارک کا ببول عہ	دو جورو کا شوہر ۸ر

المشتہر۔ محمد ابراہیم خان و محمد بشیر الدین خان مالکان شمسی پریس آگرہ